UNIVERSAL LIBRARY
OU_226468
UNIVERSAL LIBRARY

الحمد لله علی احسانه و الصلوة علی محمد و آله و اصحابه

که در زمان مسعود به بلده اورنگ آباد خجسته بنیاد صانها الله عن الشر و الفساد
بمحمد و آله الامجاد و اصحابه الکرام

تحفة للاحناف فی فضل الاصحاب

بیچمدان دریوزه ارباب علم و کمال سید باقر حسن ناظم عدالت دیوانی ضلع اورنگ آباد
تصنیف و تالیف نمود
سنه ۱۳۰۲ھ

در مطبع مقتن دکن واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

الحمد لله علی احسانه والصلوٰة علی محمد وآله واصحابه

که در زمان مسعود به بلدهٔ اورنگ آباد خجسته بنیاد صانه الله عن الشر والفساد
بمحمد وآله الامجاد واصحابه الکرام

تحفة اللبیب فی وصل الاصحاب

هیچمدان دیرینه ارباب علم و کمال سید باقر حسن ناظم عدالت دیوانی ضلع اورنگ آباد
تصنیف و تالیف نمود
سنه ۱۳۰۴

در مطبع مفید دکن واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

فہرست

نشان قصہ	کس کے احوال مین	صفحہ
قصہ پہلا	اصحاب سبت کے احوال مین ۔	۱
ر دوسرا	اصحاب مدین کے احوال مین ۔	۷
ر تیسرا	اصحاب موتفکات کے احوال مین ۔	۹
ر چوتھا	اصحاب الایکہ کے احوال مین ۔	۱۲
ر پانچوان	اصحاب الحجر کے احوال مین ۔	۱۶
ر چھٹا	اصحاب کہف والرقیم کے احوال مین ۔	۱۸
ر ساتوان	اصحاب الرس کے احوال مین ۔	۳۹
ر آٹھوان	اصحاب موسی کے احوال مین ۔	۴۵
ر نوان	اصحاب السفینہ کے احوال مین ۔	۴۹
ر دسوان	اصحاب القریہ کے احوال مین ۔	۵۱
ر گیارہوان	اصحاب الاخدود کے احوال مین ۔	۵۸
ر بارہوان	اصحاب الفیل کے احوال مین ۔	۶۵

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمه البیان وانطق له اللسان فی بواطن
الجنان بعد هدایته بالایمان والصلوة علی اکرم الاولین والآخرین
واشرف النبیین والمرسلین سیدنا محمد وآله المیامین الطاهرین
واصحابه المقربین السابقین المهاجرین والانصار الذین نصروه واتبعوه
وعلی من تبعهم اجمعین ۝

اما بعد چونکه نهال قامت انسان بآبیاری مرحمت خالق انس وجان از تخم وجود
کتم عدم بوجود حضرت ابو البشر کشیده وطینت او از طینت آنحضرت ماخوذ شده
وجدا گشته است وباری سبحانه جسم صافی آنحضرت را بانواع والوان

خالی از نرم و درشت و سخت و سست بنابر مصالحیکه در آن بود آفریده
و آنرا سبب اختلاف اوصاف حمیده و غیر حمیده نموده همان صفات مختلفه و متضاده
در نهاد تمامی افراد بنی آدم سرایت کرده و حضرت احدیت کافه ناس را بهمان
صفات مکلف فرموده و مدار تکلیف را بر امر و نهی و صفات جمیله و رذیله
نهاده و ثواب و عقاب را بر آن مترتب ساختند تا سائر الناس باخذ اوامر
و ترک مناهی مثاب و ماجور بر ترک اوامر و اخذ مناهی معذب و معاقب شوند
و چونکه کما هو شان و شان تکلیف را تمسک بعروة الوثقی این امر عظیم بدون
تعلیم و تعلم و تلقین و تفهیم متصور نبود لهذا حق سبحانه تعالی انبیا را به تعلیم امم
و جعل صحف آسمانی مبعوث فرموده تا سائر خلق بفرموده ایشان تن
در داده در همه احوال پیروی و تقلید شان نمایند و طریقه مستقیم ایشان را
بقدم متابعت بپیمایند بنابر علیه او جل شانه و تعالی محمد مصطفی صلی الله
علیه و سلم خاتم المرسلین را مبعوث فرموده قرآن مجید که لاریب کلام
حمید است بر او نازل ساخت تا کافه انام و تابعین اسلام را هادی الی الاوامر
و مانع عن المناهی باشد مخفی نماند که حق سبحانه تعالی قصص بعض اصحاب
سابقه که اکثر آنها از قبیل آیات الهی تعجب خیز و حیرت انگیز هستند هم

در قرآن شریف تمثیلاً ذکر فرموده به عمل حبیب خود در آورده تا
سائر الناس امت از تلاوت انها به نفس احوال آنان بے پرده قدرت
عظیمه و شان جلیل حق سبحانه تعالی را یاد گیرند و بدانند که آن اصحاب در زمانه
خود ها چه کردند قصه آنها به چه طریق واقع گشت و به چه طور مغضب یا مثاب
گشتند بنابر آن جمیع اهل اسلام را لازم است که در اوامر و نواهی از قصص صحیح
نسبت به نفوس خود ها پند گرفته خائف از غضب جبار و راجی بر رحمت
غفار باشند و به وحدانیت او یگانه به تقلید و اتباع شریف محمد مصطفی صلی الله
علیه وسلم متمسک و مستقل باشند سروش غیبی بخاطر فاتر بنده بخطا
آگنده المستغرق فی البحر المعاصی سید باقر حسین ابن میر محمد الحسینی من ابنا
والرضوی من احفاد عبد السلام خان شهیدی المخاطب به نواب
اسلام خان وزیر اعظم شاه جهان بادشاه هندوستان تجاوز الله عن
سیئاتهم و الحسن اخراهم عن اولهم انداخت که جمله قصص آن اصحاب را که
در قرآن شریف بلفظ اصحاب مجملاً و بمقامات مختلف مذکور هستند از تفاسیر
مبسوط و مستند مثل تفسیر حسینی و زاد المسیر و تفسیر منیر و تفسیر کبیر و معالم التنزیل
و مدارک التنزیل وغیره ترجمه کرده بمعرض تفصیل و تالیف آورده جهت علم

و آگاهی برادران مومنین پیش کش نماید چون که این بنده نمک خوار
سرکار نظام الملک آصفجاه شاه دکن خَلَّدَ اللهُ مُلْکَهُ وَسَلْطَنَتَهُ بوده
بعهده صدر منصفی عدالت دیوانی بمقام خجسته بنیاد اورنگ آباد منصوب
و مامور است و در همین ایام ملازمت این کتاب را صورت پیرائی پوشید
لهذا مناسب و زیبا بلکه لازم می نماید که این کتاب بنام نامی شاه دکن معنون
کرده آید چونکه این کتاب هادی الی الصواب و حاوی قصص اصحاب است لهذا
به **تحفة للجناب فی قصص الاصحاب** موسوم گشت پس رجا
از حضرت کبریا جل جلاله و عم نواله آنکه اجر و ثواب تالیفی و سعی
این بروزگار فرخنده آثار جهان مطاع خدا مطیع شمس الملة والدین معین الاسلام
والمسلمین رافع اعلام عدل و داد دافع آلام ظلم و فساد مشید اساس شرع
متین ممهد ارکان دین مبین قریب تاج و باج مصدوقه یرفع درجات
من یشاء و یختص برحمته من یشاء سلیمان اقتدار آصفجاه نظام الملک
نظام الدوله یار وفادار فتح جنگ سپه سالار جناب نواب مستطاب نواب
میر محبوب علیخان محبوب الدوله بهادر خسرو دکن صانه الله عن الشرور
والفتن عاید و راجع فرماید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصہ پہلا اصحاب سبت کے احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورۃ النساء (۱) مین فرمایا ہی او نلعنہم کما لعنا اصحاب
السبت وکان امر اللہ مفعولا ۵ پہر سورۃ الاعراف (۲) مین فرمایا ہے
واسئلہم اور سوال کر ای محمد اون سی یعنی یہود سے عن القریۃ التی کانت
حاضرۃ البحر یعنی قریہ سی اور واقعہ ہوا اوس قریہ کو کہ وہ تہا دریا کی کنارے
مفسرین لکہتے ہین کہ وہ قریہ ایلہ تہا درمیان مدین اور کوہ طور کی دریائی طبریہ
کی کنارے اور بعضی سی منقول ہی کہ اوس قریہ کا نام سقتا تہا اور وہ درمیان

(۱) پارہ پنجم (۲) پارہ نہم

شہر مدین اور شہر عینونا کو واقع تہا بہر تقدیر مردم اوس قریہ کی شرع
بشریعت توریت تھی منجملہ دیگر فرایض کے اون پر یوم السبت یعنی روز شنبہ
کی تعظیم فرض تہی اون کے لیے جناب احدیت کا حکم تہا کہ بروز شنبہ دریا
کا شکار نہ کرین اور دنیاوی کامون سے کوئی کام اوس دن عمل مین نہ لاوین
اون لوگون نے خلاف حکم خدا کیا اور حضرت داود علیہ السلام نے اون کو
ملعون فرمایا ہے اور وہ (۱) مسخ کیے گئے اوسی قصہ کی طرف اشارہ کر کے حق تعالی
نے قرآن شریف مین اپنے رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا
کہ یہود سے سوال کرو اوس قریہ کا اور اوس کے قصہ کا اِذْ یَعْدُوْنَ فِی
السَّبْتِ جب اون لوگون نے تجاوز کیا حکم الہی سے یعنی تعظیم روز شنبہ کرنے
سے جبکہ اون کو حکم تہا یعنی بروز شنبہ صید ماہی ترک کیا بلکہ انہون نے
خلاف اوسکے عمل کیا اِذْ تَاْتِیْہِمْ حِیْتَانُہُمْ فِی السَّبْتِ جب آتی تہین اون پاس
مچہلیان بروز شنبہ یعنی اوس دن جبدن کہ اون کو شکار ماہی ممنوع
تہا شُرَّعًا وَیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ سطح آب پر ظاہر ہو کر اور سب دن کو اوٹھائے
ہوئے اور جبدن کہ لحاظ تعظیم نہ تہا مثل یکشنبہ ودیگر مابقی ایام کے لَا تَاْتِیْہِمْ
نہ آتی تہین مچہلیان اون کی طرف اور یہ ابتلا تہا منجانب خدا آن ناشکر

(۱) بگردانیدن صورت بصورت دیگر کہ بدتر از صورت نخستین باشد۔

لیے کہ روز شنبہ مچھلیان بخوف ہوا شدت و کثرت پانی مین کہ جمع
ہوی دکھلائی دیتی تھین اور بازی کرتی تھین جس سے معلوم ہوتا تہا کہ بخوف
وخطر نہین اسی خیال مین اور جب شنبہ گذر جاتا تو دوسرے تک مچھلیان پانی نہ آتی تھین
بخوف اپنی گرفتاری اور ہلاکت کو کذلک نبلوہم یعنی اسیطرح آزماتے ہین
ہم اون کو بعض معاملہ آزمایش کر کے بما کانوا یفسقون جب جانتے
ہین کہ بمزید جہالت دائرہ فرمان الہی سے باہر جاتی ہین شمال اہل ایلہ کے روز
شنبہ بہت مچھلیان دیکھتے تھے لیکن شکار کرنا ممکن نہ تہا اور صبر کرنا بھی دشوار
تہا آخر تنگ ہو کر بانواع تدابیر و حیل چارہ کار کی جستجو مین پڑے بالاخر اون
کی راے اوپر قرار پائی کہ دریا کی متصل قریب حوض کہودے اور دریا سے
اون حوضون تک نالیان اور راہین بنادین روز شنبہ کہ مچھلیون کی کثرت
سے آنے کا دن تہا دریا سے جب اون حوضون مین آلی تہین تو وہ لوگ
جال ڈالکر اون کی راہین دریا مین پہر جانے کی بند کر دیتے تھے مچھلیان اونہین
حوضون مین مجبور و مقید رہجاتی تہین شنبہ کو اس فریب سے مچھلیون
کو روک کر یکشنبہ کو دن وہ لوگ مچھلیان پکڑ لیتے تھے اور صرف مین لاتے
تھے جب چند بار اون لوگون نے ایسا عمل فریب دیکر کیا اور اثر عذاب

الہی کا ظاہر نہوا تو وہ لوگ اور بہی زیادہ دلیر ہوئے اور قطعًا و
یکسر تعظیم شنبہ کی ترک کردی سکان اوس قریہ کے تین گروہ تھے ایک تو
وہ جو بلا خوف کشادہ پیشانی اس فعل قبیح کا ارتکاب کرتے تھے دوسرے
وہ مرتکبون کو اس فعل کی ممانعت کرتے تھے اور عذاب الہی سے ڈراتے تہے
تیسرے وہ جو نہ ممانعت کرتے تھے اس فعل مین مرتکبون کی شرکت کرتے تھے
نہ مچھلیون مین حصہ لیتے تھے اور نہ ملامت کرتے تھے اونکو جو اوس فعل کے
مرتکبون کو وعظ او نصیحت کرتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہے
اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِنْهُمْ جب کہا اوس گروہ نے منع نصیحت کرنیوالونسے لِمَ تَعِظُوْنَ تم کیون نصیحت کرتے ہو
قَوْمًا ایسی قوم کو کہ بیشبہ اِنَّ اللّٰهَ مُهْلِكُهُمْ خدا اون کو ہلاک کرنیوالا ہے
دنیا مین بجہت نافرمانی اور ترک تعظیم سبت کے اَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کرنے
والا ہے اون پر عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت کہ مراد آتش دوزخ سے ہے
قَالُوْا کہا منع کرنے والون نے مَعْذِرَةً یعنی وعظ اور نصیحت ہماری معذرت
ہی اِلٰى رَبِّكُمْ طرف رب تمہارے کے یعنی ہم پر نہی عن المنکر کرنا
واجب ہی ہم اسلئے اون کو نصیحت کرتے ہین تاکہ پیش خدا ہم معذور ہون
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور شاید وہ لوگ بہی خدا کا خوف کر کے ترک

معصیت کرنے مین فلما نسوا ما ذکروا به یعنی جب کہ اون لوگون نے
اوس نصیحت اور پند کو جو اون کو کی گئی نہ قبول کیا انجینا نجات دی
ہم نے الذین ینہون اون کو نصیحت اور ممانعت کرتے تھے عن السوء
بدی یعنی نافرمانی سے واخذنا اور لیا ہم نے الذین ظلموا اون کو جنہون
نے ظلم کیا اوس شکار کھیلنے مین جبکی اون کو ممانعت تھی بعذاب بئیس
بعذاب سخت بما کانوا بسبب اسکے کہ وہ تھے ازروے عناد کے یفسقون
فسق کرتے تھے یعنی خارج ہوتے تھے اوس فرمان برداری سے فرقہ متفقہ کی
نسبت مفسرین مین اختلاف ہے کہ ہلاک ہو گئے یا نجات پائی فلما
عتوا عن ما نہوا عنہ پھر جسوقت کہ گردنکشی کی اون لوگون نے
اوس سے کہ ممانعت کی گئی تھی اون کو بروز شنبہ صید ماہی سے قلنا لہم کونوا
قردۃ خاسئین تو کہا ہم نے اون کے واسطے کہ ہو جاؤ بوزنہ (بندر) ناامید اور دور رحمت سے
منقول ہے کہ نصیحت کرنے والے لوگون نے جب دیکھا کہ وہ فاسق نصیحت کو
قبول نہین کرتے ہین تو اوس گروہ ناصح نے کنارہ کشی اختیار کرلی اور اپنے
محلہ کے گرد ایک دیوار بنا کر اوسمین ایک دروازہ رکھا کہ اوس سے بضرورت
آمد و شد رکھتے تھے اور گروہ نافرمان مین سے کوئی اپنے محلہ مین آنے نہ دیتے تھے

اور بیشتر دروازہ اپنی محلہ کا بند رکھتے تھے ایکدن وقت صبح جب اپنی محلہ سی یہ لوگ نکلی اور فاسقون کی محلہ سی کوئی شخص نہ نکلا تو اون لوگون نے تفحص کیا اور جستجو کی کہ کیا وجہ ہی کہ آج گروہ نافرمان سے کوئی باہر نہ نکلا تو دیکھا کہ وہ سب لوگ بوزنہ ہوگئی ہین جب ون کو دیکھا تو ہر بوزنہ اون کے پاس آیا اور رونی لگا اور اون کی کپڑون سی منہہ ملنی لگا اوسی شکل سی وہ لوگ تین دن زندہ رہی پھر مرگئی بحار الانوار مین لکھا ہی کہ بعد تین دن کے حق سبحانہٗ تعالی نے اون پر ہوائی تند کو مسلط کیا کہ اوس گروہ فاسق بوزنہ کو اوڑا کر دریا مین ڈالدیا جو متصل موضع ایلہ کی تھا وہ سب غرق ہوکر واصل جہنم ہوئے یہہ ہی قصہ اصحاب السبت کا وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ ٥ -

قصہ اصحاب مدین کی

قصہ اصحاب مدین

حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں فرمایا ہو[1] اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ پھر سورۃ الحج میں فرمایا ہو وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَ اَصْحٰبُ مَدْیَنَ وَ كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَیْتُ لِلْكٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ان سے معلوم کرنا چاہیے کہ اصحاب مدین کے لئے کوی خاص قصہ قرآن شریف میں مذکور نہیں ہوا ہے اون کا نام حق سبحانہ تعالیٰ نے نفرین کی ساتھ بسبیل تذکرہ تشبیہ و تمثیل کے طور پر بتائی ہین اصحاب جمع ہے لفظ صاحب کی اور مدین نام اوس مقام کا تھا جہاں وہ رہتی تھے ان پر حضرت شعیب علیہ السلام نبی حق تعالیٰ کیطرف سی واسطے ہدایت کی بھیجے گئے تھے باوصف حضرت شعیب علیہ السلام کے وعظ و نصیحت کہ حق سبحانہ تعالےٰ کی وحدانیت والوہیت کہ وہ قائل نہ ہوے اور حضرت شعیب علیہ السلام اپنی نبی کی

[1] پارہ دہم

نبوت سے بھی انکار کیا اور حضرت شعیبؑ کو جھوٹا کہا اور اپنے کفر پر قائم رہے آخر کو اصحاب مدین پر عذاب الہی نازل ہوا اور طوفان اور ہوائے شدید نے اون سبکو ہلاک کیا وہ سب کے سب نیست و نابود ہوے

قصۂ تیسرا اصحاب موتفکات کے بیان مین

قرآن شریف مین صرف دو مقامون پر لفظ موتفکات کا آیا ہے
ایک تو سورۃ التوبہ[1] مین وَاَصْحَابِ مَدْیَنَ وَالْمُؤْتَفِکَاتِ دوسرے سورۂ حاقہ[2]
مین وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَالْمُؤْتَفِکَاتُ لیکن ان دونون مقامون مین لفظ
اصحاب کے ساتھ المؤتفکات کا لفظ نہین ہی البتہ سورہ توبہ مین اصحاب
مدین ولفظ موتفکات کے درمیان مین واو عطف کا موجود ہی اسوجہ سے اصحاب المؤتفکات
کہہ سکتے ہین لیکن اصحاب المؤتفکات کے لئے کوئی قصہ مخصوص مذکور نہین ہوا ہے
چونکہ یہ قوم بہی عاصی اور نافرمان تہی لبسبب اپنے عصیان اور نافرمانی کے
مبتلائے عذاب الہی ہوئی پھر حق تعالے نے جس مقام پر اور قومون کا
ذکر قرآن مین فرمایا ہے اوس مقام پر اصحاب موتفکات کا بہی تذکرہ
بطور تشبیہ وضرب المثل کے نفرین کے ساتھ ارشاد کیا ہے اسقدر
معلوم ہوتا ہی کہ یہ قوم حضرت لوط علیہ السلام کی امت تہی حضرت لوط
علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی کے فرزند تھے اور
وہ قوم دیہات مین رہتی تھی تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ قریب مدائن کے

(۱) پارہ ۱۰ (۲) پارہ ہشتم

پانچ شہر تھے وہ سب موتفکات کے نام سے مشہور تھے اون پانچ شہرونکا
نام یہ ہی ۔ سدوما ۔ عاصورا ۔ داوما ۔ صابورا ۔ سعورا ملا قطب راوندی
نے لکھا ہی کہ موتفکات پندرہ گانون تھے ملک مصر مین سکان موتفکات
بت پرستی و زناکاری اور اغلام مین بے انتہا مشغول تھے حضرت لوط علیہ السلام
نے کہ اس قوم کے لئے نبی و رسول مرسل من اللہ تھے اوس قوم کو بہت
نصیحت اور ہدایت کی مگر وہ قوم باز نہ آئی جب حضرت لوط علیہ السلام
قہر و عقاب الٰہی سے اوس قوم کو ڈراتے تھے وہ قوم ہنستی تھی اور جو
مواعید حضرت لوط علیہ السلام اوس قوم سے بشرط توبہ و استغفار
و اختیار صلاحیت و تقبیل اسلام کرتے تھے اون وعدون کو قوم دروغ
جانتی تہی نعوذ باللہ آخر نتیجہ اون کے شدت کفر و کثرت عصیان کا
یہ ہوا کہ دریائے غضب الٰہی جوش مین آیا اور اوس قوم پر جو سکان
موتفکات تھی غضب الٰہی نازل ہوا اور اوس قوم پر غضب اس طریقہ
سے نازل ہوا تھا کہ درگاہ باری تعالی سے ملائکہ کو حکم ہوا کہ پانچون
شہرون کو پانی پر سے معہ زمین اوٹھا کر معہ سکان بدبخت اولٹ دو
چنانچہ ملائکہ نے ایسا ہی کیا کہ ایک دن وقت صبح اون سب شہرون

کو الٹ دیا اور حضرت لوط علیہ السلام اور قبائل ان کے بحکم خدا
محفوظ رہے سوائے زوجہ لوط علیہ السلام کے کہ وہ کافرہ تھی پس وہ
تمام سکان نگونسار واصل جہنم ہوئے اَلْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ تعالیٰ وَالسَّلَامُ
عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ہ

قصہ چوتھا اصحاب الایکہ کے احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورۃ الحجر[۱] مین فرمایا ہے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ اور سورۃ الشعرا مین فرمایا ہے كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ پھر سورہ ص مین فرمایا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ فِرْعَوْنُ وَالْاَوْتَادِ وَ ثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ اُولٰۤئِكَ الْاَحْزَابُ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ اصحاب الایکہ یعنی یاران ایکہ - ایکہ ایک بیشہ کا نام تھا جو مدین کے قریب تھا اوس بیشہ مین کثرت اشجار و اثمار کی زیادہ تھی اوسکے متعلق چار دیہہ تھے جنکے نام یہ تھے شعب[۱] - بدا[۲] - غر[۳] - فائس[۴] حق سبحانہ تعالی نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب الایکہ پر مبعوث برسالت فرمایا تھا جسطرح اہل مدینہ یا مداین پر اصحاب الایکہ کفر سے باز نہ آتے تھے اور ترازو باٹ اور پیمانے سے جھوٹ استعمال کرتے تھے اور اس طریقہ سے بندگان خدا کا نقصان کرکے فریبا نفع اوٹھایا کرتے تھے حضرت شعیب علیہ السلام نے جب اوس قوم سے فرمایا کہ آیا تم نہین ڈرتے ہو عذاب الہی سے آلودہ شرک ہو بدرستیکہ مین تمہارے واسطے رسول امین ہون یعنے

(۱) پارہ ۱۴ع۳

سوای اوس امر کے جو تمہارے حال کے واسطے صلاح ہو اور
کچھہ نہ کرونگا پس تم پرہیز اور اجتناب کرو کفر سے اور جھٹلانے سے
اور ڈرو عذاب الہی سے اور فرمان برداری کرو میری مین تم سے وحی خدا
پہونچانے کی اجرت و معاوضہ نہین چاہتا ہون وہ رب العالمین پر منحصر
ہے اپنے پیمانے کھوٹے اور جھوٹے نہ رکھو حقوق مردم کو نقصان نہ پہونچاؤ
اور تولا کرو سچی ترازو سے کسیکو کم وزن تولکر کوئی شی نہ دیا کرو اور ایکہ
کو اور اپنے کو غایت تباہی مین نہ ڈالو اور قتل و غارت اور ڈکیتی ترک
کرو جسپر تم کمر باندہے ہوئے ہو اور حذر کرو اللہ کے عقوبت سے جس نے
تم کو اور تم سے پہلے کے لوگون کو خلق کیا ہے - اصحاب الایکہ نے
حضرت شعیب علیہ السلام کو یہ جواب دیا کہ تم جادو زدگان مین سے
ہو یعنی تمپر جادو کیا گیا ہے اور ایسا جادو کہ جس سے تمہاری عقل کا
اثر زائل ہو گیا ہے اور تم نہین ہو مگر انسان مثل ہمارے پس تم مین
کیا چیز فضیلت کی ہے اور کہان سے تم دعوے رسالت کرتے ہو
اور ہمارا گمان تمپر یہ ہے کہ تم کاذبون مین سے ہو اپنے دعوے مین
اگر اپنے دعوے مین سچے ہو تو نیچے اوتارو اپنے خدا کو اور کہو کہ اسمان

الا یکہ پر کلڑا ابر کا کہ اوسمین عذاب بھرا ہو نازل کر حضرت شعیب
علیہ السلام نے جواب مین اون کو فرمایا کہ رب میرا دانا تر ہے جو کچھ تم
اعمال و افعال قبیح کرتے ہو اون کے مکافات مین عذاب جو وہ
چاہے گا تم پر نازل کرے گا اوراگر امہال ہو تو امہال ہو گا۔
روایت ہی کہ جب قوم شعیب علیہ السلام کا انکار اور استکبار حد سے
متجاوز ہو گیا تو حق سبحانہ تعالی نے اوس قوم پر سات دن و رات
حرارت سخت اور گرمی کو مسلط کیا گرمی اور حرارت کا غلبہ اون کے
نفسون پر اسقدر ہوا کہ پریشان ہو گئے اور بے تاب ہو کر گھر کے اندر
آتی تہی تو گرمی اور بہی زیادہ تکلیف دیتی تہی آخر گھبرا کہ صحرا مین نکل گئے
اور درختون کے نیچے گر پڑے ناگاہ ابر سیاہ پیدا ہوا اور ہوا سرد
و خنک چلتی معلوم ہوئی اصحاب ایکہ خوش ہوئے اور بکمال خوشی
سے ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ آؤ اس ابر کے سایبان کے نیچے
ہم آسایش کرین جب ہین سب زیر ابر جمع ہوئے تو اوس ابر سے
آتش تیز اون پر برسنی لگی اور سبکو جلا دیا کہ وہ خاکستر ہو کر نیست و
نابود ہو گئے اس عذاب کو حق سبحانہ تعالے نے عذاب یوم

الظلة سورۃ الشعرا مین فرمایا ہے فکذبوہ فاخذھم عذاب یوم
الظلة ظلہ لغت عربی مین سایبان کو کہتے ہین چونکہ ابر سیاہ بشکل
سایبان اون کے سرون پر تھا اس لئے اس عذاب کو یوم الظلہ فرمایا ہے
یہ ہی قصہ اصحاب لایکہ کا والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

قصہ پانچوان اصحاب الحجر کے احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورہ حجر[1] مین فرمایا ہے وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ
الْمُرْسَلِينَ یعنی بدرستیکہ تکذیب کی اہل دیار حجر یعنے ثمود نے اپنے پیغمبرون
کی یعنے حضرت صالح علیہ السلام کے اور ایک نبی کی بہی تکذیب بمنزلہ
تکذیب جمیع انبیا ہی وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا اور دے ہم نے ثمود کو آیات
اپنی کتاب کی بذریعہ اون کے نبی کے جو اون پر بھیجا گیا تہا چونکہ کتاب
منزل من اللہ حضرت صالح علیہ السلام کے معلوم نہین ہے بدین وجہ
اکثر مفسرین نے آیات کو معجزات پر حمل کیا ہی اور خروج ناقہ پتھر سے
معجزہ ہی اور مشتمل ہی اوپر ندرت وغرابت وتعجب کی بلحاظ قد وقامت وجسامت
کی یعنے کوئی شتر اس خلقت اور عظمت کا ہرگز نہ تھا اور بچہ شتر
اوسی ناقہ سی بروز خروج پیدا ہوتا اور دودہ اس کثرت سی دیتا کہ تمام قوم
ثمود کے لئی کافی ہوتا تہا اور پانی کا اوبلنا دہن چاہ تک اوس روز
جس دن کہ باری ناقہ کی ہوتی تہی اور تمام پانی ایک ہی مرتبہ پی جانا۔
فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ پس ہوے وہ ان آیات سی روگردانی کرنے

[1] پارہ ۱۳۔

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ اور تھے وہ لوگ ایسے
کاٹتے پتھر تراشتے والے کہ سمجھتے وے ان پہاڑوں کو کاٹ کر اندر اندر گھر بنانے سے تھے کہ وہ
بے خوف تھے صدمہ انہدام سے اور محفوظ تھے نقب زنی سے اور اون کے
پندار مین یہ تھا کہ اگر عذاب خدا نازل بھی ہو تو یہ گھر اونکی حفاظت کرینگے
اور بچا لینگے اون کو فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ پس لیا اون کو عذاب
صیحہ نے درحالیکہ صبح کرنے والے تھے روز یکشنبہ کے صیحۂ(۱) جبرئیل سے
ہلاک ہوئے یعنے حضرت جبرئیل نے قریب وقت صبح بحکم الہی اوس قوم
مین اس شدت سے اور اس زور سے ہیبت ناک آواز دی کہ اوس آواز کے
صدمہ سے اونکے قلب و دماغ پھٹ گئے اور وہ سبکے سب داخل جہنم ہوئے صیحہ کے
معنے لغت عربی مین آواز کے ہین اور عذاب کے معنے بھی ہین بہرحال وہ بصیحہ
جبرئیل ہلاک ہوئے یہ ہے قصہ اصحاب الحجر کا وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدَىٰ ٥

(۱) آواز ہولناک

قصہ چہٹا اصحاب کہف و الرقیم کے احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورہ کہف مین فرمایا ہی (۱) اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَہْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا مراد کہف سی ایک غار ہی جسکا نام جیرم تہا وہ غار ایک پہاڑ مین واقع تہا جس کا نام نباخلوس تہا وہ پہاڑ حوالی شہر افسوس مین تہا ملک فارس مین کہ وہ شہر دارالملک دقیانوس بادشاہ فارس کا تہا رقیم نام اوس موضع کا ہی جسمین کوہ نباخلوس واقع تہا منقول ہی کہ غار جیرم کے دروازہ پر ایک تختی پتہر یا کسی دہات کی لٹکتی تہی جسمین نام اصحاب کہف کی کندہ تہی اون کے قصہ مین اختلاف ہے مگر اس کتاب مین وہ لکہتا ہون جو زیادہ مشہور اور اصح ہی جیسا کہ تفسیر حسینی مین لکہا ہی مروی ہے کہ جب دقیانوس بادشاہ فارس ممالک روم و تسخیر کرکے شہر افسوس مین پہونچا تو اوس نے وہان ایک مذبح اپنے بتون کے واسطے بنایا جنکو وہ کافر اپنا معبود جانتا تہا اور اہل شہر کو تکلیف اون بتون کی پرستش کی مذبح پر آمادہ و سرگرم ہوا جو شخص دقیانوس کی کہنے کو قبول کرلیتا تہا اوس سے خوش ہوتا تہا

(۱) پارہ ۱۵ —

اور جو کوی اسکی استدعا کو قبول نہ کرتا تہا اور رد کلام کرتا تہا اوسکو
قتل کروا ڈالتا تہا چھہ جوان نو رسیدہ خدا پرست بزرگ زادگان
شہر افسوس سی تھے کہ وہ گوشہ مین عبادت الہی اور دعا و نیاز حق سبحانہ تعالے
مین مصروف و مشغول رہا کرتے تھی اور حق تعالی سے دعا کیا کرتے تہے
کہ اونکو دقیانوس جبار کی فتنہ و شر سی محفوظ رکہی ان چھہ جوانون مین
باہم بے انتہا دوستی اور اتحاد تھا ایک کا راز دوسرے سی مخفی اور پوشیدہ
نہ رہتا تہا اور باری باری ایک کی گھر پانچ جوان ہر روز کہانا کہایا کرتے
تھی جب وہ سب یکجا ہوتے تھی تو معرفت الہی اور وحدانیت حق تعالے
کی ذکر کے سوا اور مذکور کمتر ہوتا تہا وہ لوگ آپسمین کہتی تھے کہ ہم سے
کبھی نہ ہوگا کہ سواے حق سبحانہ تعالی کے جو خالق اور مالک کل مخلوق
کا ہی اور رازق العباد ہی پرستش بتونکی اختیار کرین اور حق تعالے سی
منہہ پہیرین جیسا کہ دقیانوس کہتا ہی اور سبکو تکلیف دیتا ہی۔ القصّہ
ان جوانون کی حال کی خبر دقیانوس کو پہونچی اور اوسنے ان
جوانون کی احضار کا حکم دیا جب وہ سامنے آئے تو دقیانوس نی بڑا تہا
تہدید کی یہ جوان توحید خدا یتعالی پر راسخ اور مضبوط رہی اور دقیانوس

کافرمان کسیطرح قبول نہ کیا دقیانوس نے حکم دیا کہ زیور اور پوشاک
جو کچھ وہ جوان پہنے ہوے تھے سب چھین کر ضبط کیا جاے اوسکی خدام
نے ایسا ہی کیا اور اون جوانون سے کہا کہ تم ابھی خورد سال ہو اس سبب سے
مین تم کو دو تین دن کی مہلت دیتا ہون کہ تم جاؤ اور اپنی جگہہ پر سوچ
اور غور و تامل کرو اور دیکھو کہ تمہارے لئے میرا قول قبول کرنے مین مصلحت
ہے یا میرا قول رد کرنے مین یہ کہکر دقیانوس شہر افسوس سے کسی اور
موضع مین حسب ضرورت کوچ کر کے روانہ ہوگیا ان جوانون نے بادشاہ
کی روانگی کو غنیمت جان کر آپس مین درباب اپنے مہم کے مشورہ کیا اور ایک
نے دوسرون سے کہا کہ ہم لوگ اپنے اپنے باپ کے گھرون سے کسیقدر مال واسطے
زاد و نفقہ کے لے آوین اور اس پہاڑ مین جو قریب شہر ہے چلکے آج شب باش
ہون پھر کل وہان سے آگے بڑہین اب جلاے وطن ہی اختیار کرنا مناسب
ہے سب کی راے بالاتفاق اسی پر قرار پائی چنانچہ ایسا ہی کیا اور باتفاق
سبکو سب چل کھڑے ہوے راہ مین ایک چرواہا ملا وہ اون کے
پاس آیا اور استدعاء موافقت اور رفاقت کی اون سے کی اور ساتھہ
ہو لیا جب یہ سب وہان سے چلے تو اوس چرواہی کا کتا ہی پیچھے چلا

اون لوگون لی اوسکو بہت جھڑکا بہت ڈپٹا کہ وہ ساتھ نہ آوے
لیکن اوس کُتی نے کسیطرح پیچھا نہ چھوڑا اور حکم خدا سی بزبان فصیح کہا
کہ تم مجھسے نہ ڈرو مین خدا کی دوستون کو دوست رکھتا ہون تم آرام کرو
مین تمہاری نگہبانی کرونگا جب قریب پہاڑ کے پہونچے تو چرواہے
نی کہا کہ اس پہاڑ کا نام بناخلوس ہی مجھے معلوم ہے کہ اس پہاڑ
مین ایک غار وسیع ہی جسکو جیرم کہتی ہین اوسمین آج رہنا اور بیٹھنا
لینا مناسب ہی وہ سب باتفاق اوس غار مین گئے جو چرواہے نے
تجویز کیا تہا جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے خبر دی ہے اور فرمایا ہے
اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَہْفِ جبکہ آرام کیا چند جوانون نے کہف مین
یعنی غار جیرم مین فَقَالُوْا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً پس کہا ان جوانون
نی ای پروردگار ہمارے عطا فرما اپنی طرف سی ہمکو رحمت یعنی آمرزش
یا امن وَہَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اور مہیا کر ہمارے لیئے ہمارے کام کی نیکی
اور صواب ہو یعنی مفارقت کفار سی فَضَرَبْنَا عَلٰی اٰذَانِہِمْ پس ہم نے
اون کے کانون پر پردہ حائل کر دیا کہ کوئی بات نہ سنین مراد یہ ہے کہ اون
کو نیند مین ڈالا کہ سلا دیا فِی الْکَہْفِ غار مین سِنِیْنَ عَدَدًا ۳۰۹ سالہا جو

مین آسکین ثُمَّ بَعَثْنٰاهُمْ پھر اوٹھایا ہم نے یعنی بیدار کیا اون کو
لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ تا دیکھین ہم کہ جو کچھ علم ازلی مین ہم نے جانا ہے
اوسکو ان دو گروہون مین سے کہ مراد مومن اور کافر سے ہے کونسا
گروہ شمار اور نگاہ کرنے والا ہے لِمَا لَبِثُوْا اَمَدًا خاصکر اوس اندازہ
مدت پر جبتک کہ وہ جوان غار مین رہے یعنی معلوم کیا جاوے کہ اون
جوانون کی قیام کی مدت کا شمار کس گروہ کا زیادہ صحیح ہے نَحْنُ نَقُصُّ
عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ہم قصہ بیان کرتے ہین تجھسے اے محمد اونکی خبر کا جو راست
ہے اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ بدرستیکہ وہ چند جوان تھے کہ از روے
صدق ایمان لاے تھے ساتھ رب اپنے کے وَزِدْنٰاهُمْ اور ہم نے زیادتی
کی اون کی ہدایت مین یعنی ثبات اور یقین اونکا زیادہ کیا وَرَبَطْنَا عَلٰی
قُلُوْبِهِمْ اور استوار کیا ہم اون کے دلون کو اور قوت دی ہم نے
اون کو اظہار حق پر جرأت دلائی ہم نے قول دقیانوس رد کرنے کے
لیے اِذْ قَامُوْا جس وقت کہ وہ دقیانوس کے سامنے کھڑے ہوئے
اور اوس نے دعوت کی بت پرستی کیواسطے فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ پس جواب دیا انہون نے کہ پروردگار ہمارا وہ ہے جس نے

پیدا کیا آسمان و زمین کو لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَآ اِذًا
شَطَطًا یعنی ہرگز ہم پرستش نہ کرینگے سوا معبود برحق کے جبکہ کہی جاوے
ہم سے ایسی جہوٹی بات ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْ
لَا یَاْتُوْنَ بِسُلْطٰنٍۢ بَیِّنٍ ٥ اس ہماری قوم یعنی اہل اقوس نے بسبب تہدید
اور خوف قتل کے خدایان باطل کو قبول کر لیا کیون نہ لاے کافر اون
پر واسطے بت پرستی کے حجت روشن اور دلیل ظاہر یعنے دقیانوس
بوعید قتل لوگون کو تکلیف بت پرستی کے دیتا تہا نہ کہ دلائل اور وجوہ
سے معقول کرکے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا پس کون اوس
سے ستمگار تر ہے جو افترا اور جہوٹ بندش باندہی اللہ پر شرک کی
قبل اسکے لکہا جا چکا ہے کہ ان جوانون سے معارضہ اور تقریر کے
وقت دقیانوس انکو تین دن کی مہلت دیکر اقوس سے روانہ ہو گیا
اور ان جوانون نے فرار کو اختیار کیا تملیخا نے کہ اون جوانون مین
سرگروہ تہے راستہ مین اپنے ساتہیون سے کہا وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا
یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَی الْكَهْفِ جبکہ کنارہ کشی کی تم نے
اہل شرک سے اور بہاگے ہو پرستش خدایان باطل سے بجز حق تعالے

کو بس آرام لو طرف غار کی اور اوسمین ٹھیر جاؤ ینشر لکم ربکم من رحمتہ
عطا کریگا خدا تمہارا تمہارے لئے اپنی رحمت اپنی بخشش سے دونون جہان مین
ویہئ لکم من امرکم مرفقا اور مہیا کرے تمہارے لئے وہ چیز جس سے
تم نفع پاوین دین و دنیا مین منقول ہے کہ اور سب جوان تملیخا سے اتفاق کرکے
پہاڑ پر چڑھے اور شبان لایا اون سبکو غار مین جو ہین غار مین ٹھیرے
حق تعالی نے اونپر نیند کا غلبہ طاری کیا کہ وہ ہین سو گئے تین دن کے
بعد دقیانوس نے افسوس مین مراجعت کی اور اون جوانون کا حال دریافت
کیا جب معلوم ہوا کہ وہ بھاگ گئے تو اون کے باپون کی حاضری کا حکم دیا جب وہ
سامنے آئے تو بیان کیا کہ ای پادشاہ وہ نوجوان تھوڑا تھوڑا مال ہمنے اپنے لیکر
ہماری مال مین سے لے کر کوہ نیا خلوس مین جا کر چھپے ہین دقیانوس
نے کچھ فوج ہمراہ لے کر اون جوانون کا تعاقب کیا اور اون جوانون
کو غار مین لیٹا ہوا پایا سمجھا کہ جاگتے ہین حکم دیا کہ غار کو درہ کو پتھرون سے
مسدود کر دو تا کہ یہ سب اسی اندر پڑے پڑے مرجائین چنانچہ غار کے
درہ کو مضبوطی کے ساتھ مسدود کر دیا مقربان دقیانوس سے
دو شخصون نے کہ وہ مومن تھے اون جوانون کا احوال اور نام اون کے

پتھر کے تختہ پر کندہ کر کے غار کی متصل آویزان کردئی اس امید
پر کہ شاید کبھی کوئی شخص اس مقام پر پہونچے تو اون کے حال سے
مطلع ہو جاوے یہ غار بیرم کوہ نیا خلوس کی سمت جنوبی مین واقع
ہی آفتاب کی روشنی وقت طلوع و غروب دونون جانب اوس غار
کی پڑتی تہی ~~اپنے وعیبون~~ تہی اور عفونیت کو تحلیل کر کے ہوا کو پھر معتدل
کردیتی تہی مگر غار کے اندر دہوپ نہین جاتی تہی تاکہ رنگ اونکی اور جسم
اون کی متغیر اور پوشاک اونکی خراب ہون چنانچہ حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہی وَتَرَى الشَّمْسَ دیکہہ تو اے دیکہنے والے آفتاب کو اِذَا طَلَعَتْ
جب طلوع کرتا ہی تَزٰوَرُ عَنْ کَهْفِهِمْ میل کرتا ہی اون کی غار سے ذَاتَ الْيَمِيْنِ
دہنی طرف کیا نہی کہ غار کا در وہ قطب شمالی کے مقابلہ مین واقع تہا
وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہے تو پھر جاتا ہے
چپ روشنی وُالتا ہی وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ اور جو ان غار کی وسط مین ہین
ذَالِكَ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ یہ قصہ دلائل قدرت اللہ مین سے ہے
مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُرْشِدًا
یعنے جسکو چاہی راہ توفیق دکہادے اور وہ راہ پاتا ہے ساتھہ فلاح

اور ارشاد کیا اور جسکو چاہی چھوڑ دے پس نہ پاوے تو اوس کے
واسطے ہرگز دوست راہ نما وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ اور گمان
کرے تو اون کو بیدار اس سبب سی کہ آنکہین اون کی کہلی ہوئی ہین
اور وہ سو رہی ہین۔ کشف الاسرار مین منقول ہے کہ جوان مردان طریقت
کا یہی حال ہی یعنے بباطن مست اور بظاہر ہوشیار۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ اصحاب کہف کو ہر چھہ مہینے کے بعد دہنی
بائین کروٹ بحکم خدا دیجاتی ہے تاکہ بدن اون کے زمین کی رطوبت
سی خراب نہون اور کرد مین دنیا اون کو کلام الہی سے ثابت ہی جیسا
کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ
اور پلٹتے ہین ہم اون کو یعنے ہمارے حکم سے ملائکہ اون کو پہیرتے ہین
دہنی جانب اور بائین جانب وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ
اور کتا اونکا اپنے ہاتہون کو پہیلائے ہوے ہی غار کی چوکہٹ پر
یا دروازہ غار پر یا بیٹہکاہ غار پر زاد المسیر مین لکہا ہے کہ اوس کتے
کا سر سرخ اور پشت سیاہ اور شکم سفید تہا اور نام اوس کتے کا قطمیر
تہا تفسیر امام ثعلبی مین لکہا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو وَكَلْبُهُمْ

بَاسِطٌ ذِرَاعَیهِ بِالوَصِیدِ لکھکر اپنے پاس رکھے ضرر سگ سے محفوظ رہیگا لَوِاطَّلَعتَ عَلَیھِم لَوَلَّیتَ مِنھُم فِرَارًا وَّلَمُلِئتَ مِنھُم رُعبًا

اے محمد اگر تم اطلاع پاؤ اون پر اور نظر کرو اون پر ہر آئینہ منہہ پہیرو تم بہاگ کر اور ترس و بیم سے اثر طاری ہو مراد یہ ہے کہ کسیکو طاقت اور تاب اون کو دیکھنے کی نہیں ہے اسوجہ سے کہ آنکھیں اون کی کہلی ہوئی ہیں اور بال اور ناخن اون کے بے انتہا بڑہ گئے ہیں اور وہ ایک مکان تیرہ و تار اور وحشت انگیز میں لیٹے ہوئے ہیں صورت اس خطاب مذکورہ کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مگر مراد غیر ہے القصہ جب دقیانوس در غار کو سد ود کر کے پہر افسوس مین آیا تو تہوڑے زمانہ کے بعد مر گیا اور داصل جہنم ہوا تو وہ ملک و مال اور جاہ و جلال اوسکا برباد ہوا۔

بیت

دمی چند بشمرد و ناچیز شد ✤ زمانہ بخندید کین نیز شد

اوسکی مال اور ملک پر دوسرونکا قبضہ ہوا اور چند بادشاہون کے تصرف مین آیا یہانتک کہ نوبت ملک صالح تندروس کی آئی تندروس

مرد مومن اور خدا ترس تہا اوسکی زمانہ مین اکثر لوگون کو مسئلہ حشر
جسد مین شبہ واقع ہوا ہر چند بادشاہ نے اون لوگون کو پند و وعظ
کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا حق سبحانہ تعالی کی مرضی یہ ہولی کہ کوئی دلیل حشر اجسام
پر اون لوگون کو مشاہدہ کرادے پس اصحاب کہف کو خواب سی بیدار
کیا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَکَذٰلِکَ بَعَثْنٰهُمْ یعنے جسطرح
ہم نے اون کو سلایا تہا اوٹہایا ہم نے اور بیدار کیا ہم نے اون کو
اپنی کمال قدرت سی کہ باوصف طول مدت کی اون کے بدنون مین تغیر
نہین ہوا تہا اور نہ کپڑے اون کے بوسیدہ و فرسودہ ہوے
تہی لِیَتَسَاءَلُوا بَیْنَهُمْ تا سوال کرین باہم یکدیگر اور حال اپنا جانین اور یقین
اونکا ہماری کمال قدرت کی نسبت زیادہ ہو قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اون مین
ایک کہنے والی نے کہا یعنی مکسیمنیا نے کہ سب سی اونکا سن زیادہ تہا کَمْ لَبِثْتُمْ
کتنی وقت تک تم اس غار مین رہی مقصد یہ تہا کہ قیام سے آگاہ ہون
اور جو نمازین قضا ہوی ہین اون کو ادا کرین یہ جوان وقت صبح غار
کے اندر آئے تہی اور جب بیدار ہوے تو آفتاب کو پہر دن چڑہے
کے وقت پر بلند پایا قَالُوا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ سب نے کہا

ہم نے بہت دیر کی یعنے ایک دن اگر ہم کل سوئے ہون اور اگر آج ہی
سوے ہون تو پہر تک سوے پہر سب نے اپنے ناخنون پر نظر کی تو بہت
بڑہے ہوے پاے اور بالون کو دیکہا تو بڑہ بہت لمبی ہوگئے تہے
قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضون نے اونمین سے بعض کو کہ پروردگار
تمہارا بہتر جاننے والا ہے کہ یہان کتنا ٹہیرے فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ پس
بہیجو ایک شخص کو اپنے مین سے بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ یہ اشرفی
دیکر شہر کیطرف فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا پس جو جاوے وہ دیکہے
کہ کون کہانا زیادہ پاکیزہ ہے مطلب یہ تہا کہ ذبیحہ کا گوشت ہو کیونکہ
اوس زمانہ مین بعض شخص ایسے تہے کہ اپنے ایمان کو مخفی رکہتے تہے
ان جوانون کی غرض یہ تہی کہ اونکا ذبیحہ کیا ہوا ہو فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ
پس لاوے تمہارے کہانے کے لئے طعام پاک وَلْيَتَلَطَّفْ
اور چاہئے کہ جانے والا معاملہ خرید و فروخت مین ملائمت اور نرمی
کرے وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا اور نہ خبر کرے تمہارے اہل شہر مین
سے کسیکو إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ
وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا اگر مطلع ہون یا قادر ہون اور ظفر پاوین تمہارے

اوپر تو سنگسار کرین تم کو یا پھیر لاوین تم کو اپنے مذہب مین اور
رستگاری نہ پاؤ تم جبکہ اون کے دین مین آؤ اور روے نجات
نہ دیکھو کبھی یعنے ہمیشہ عذاب مین رہو تملیخا کہ اکمل اور عاقل اونمین تھی
ان فہمایشات کو قبول کرکے شہر کو چلے اور دروازہ شہر پر پہونچے تو
راہون کی وضع اور طریقون کو متغیر دیکھا جب شہر کے اندر آئے تو بازارون
کو محلون کو اور اشکال اور الوان مردم اور پوشاک اور عمارات شہر کو
دوسرے طریقہ اور طرز پہ پایا تو حیرت نے تملیخا پر غلبہ کیا آخر الامر ایک نان
پز کی دوکان پر گئے اور ایک درم یا اشرفی اونمین سے جو اپنے ساتھ
لے گئے تھے نانپز کو دے کر کہا کہ اسکے عوض مین روٹیان دو نانپز نے
وہ سکہ زر دیکھا جسمین دقیانوس کا نام ٹھپہ کیا ہوا تھا اوسے گمان
ہوا کہ اس شخص نے کوئی دفینہ یا خزانہ پایا ہے اور اوس درم کو اوس نے
جا بجا دوسرے بازارون مین دوکاندارون کو دکھایا تھوڑے
ہی دیر مین شدہ شدہ اس واقعہ کی خبر کوتوال شہر تک پہونچی
کہ نام اوسکا عبد الرحمن تھا اوس نے تملیخا کو اپنے روبرو بلوا کر بہت
تنبیہ اور تہدید کی اور باقی روپیہ طلب کیا تملیخا نے کہا مین نے

دفینہ نہین پایا ہی کل یہ درم اپنی باپ کی گھر سے لیکر مین گیا تہا آج
بازار مین آیا ہون تملیخا سے نام اون کے باپ کا دریافت کیا جب
تملیخا نے بتایا تو اہل شہر مین سے کوی نہ سمجہا نہ پہچانا اور تملیخا کو دروغگو
سمجہی غلبۂ دہشت سی تملیخا نے کہا کہ مجہی دقیانوس کی پاس لیچلو کہ وہ
میرے معاملہ سی آگاہ ہے تب لوگ ہنسنی لگے اور کہا کہ دقیانوس کو
تو مرے ہوے تین سو برس کا زمانہ ہوا تم ہمارے ساتھہ تمسخر کرتے
ہو تملیخا نے کہا کہ مین تمسخر نہین کرتا ہون کل ہمارے جماعت اوسکی
خوف سی بہاگ کر پہاڑ مین پوشیدہ ہوی ہے اور آج سب مجہی
واسطی خرید کرنے کی شہر مین بہیجا ہے مین اسکے سوا اور کچہہ نہین جانتا
ہون القصہ تملیخا کو بادشاہ کی پاس لے گئے اور صورت حال بیان
کی بادشاہ چند مقربان اور اشراف بلدہ کو اپنی ہمراہ لے کر غار
کی جانب چلا تملیخا غار کے اندر گئے اور اپنی ساتہیون کو صورت
حال سے خبر دی فوراً بادشاہ بہی پہونچا اور اوس تختی کو جو غار
کے دروازہ پر آویزان تہی پڑہا اور نام اون جوانون کے معلوم کئے
پہر مع اپنی ہمراہیون کے غار کے اندر گیا اور اون کو دیکہا سبکی

چہرون پر تازگی اور رونق پائی اور پیراہن سفید اور اوجلی دیکھے متحیر
ہوکر اون پر سلام کیا اون جوانون نے جواب سلام دیا حق سبحانہ تعالی
نے اس حال سی خبر دی ہے وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا یعنے جسطرح ہم نے
پیدا کیا اون کو سطلع کیا ہم نے تندروس پادشاہ اور اوسکی قوم کو
ان جوانون کے احوال پر تاکہ لوگ جانین کہ وعدہ اللہ کا نسبت بعث و
حشر کے راست اور درست ہی کیونکہ خواب و بیداری اصحاب کی مشابہت
تامہ موت اور بعث سی رکھتی ہے اور جانین کہ روز قیامت کے آنے
مین شک نہین ہے اور حق سبحانہ تعالی نے خبر دی اون کو جو لوگ
اوس زمانہ کے اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ نزاع کرتے تھے باہم امر
دین مین یعنے بعض کہتے ہین کہ حشر ارواح ہوگا اجساد سی حشر نہوگا
اور بعض قائل تھے حشر جسد و روح کے پس اصحاب کہف کو مشاہدہ کرنے
سی اون پر ظاہر ہوگیا کہ روح و جسد باہم روز حشر مبعوث ہون گی کیونکہ
جو خدا کی توفی[1] نفس اصحاب کہف کر کے تین سو نو سال تک اون کے
بدنون کو تخلل اور تغیر سے محفوظ رکھا اور پھر اونکے بدنون مین ارواح

(۱) نگہبانی۔

پہونچادی وہ تمام مخلوق کی توقیہ نفوس پر اور امساک اجزاے ابدان پر
اور دوبارہ ارواح کے بھیجنے پر بھی قادر ہے۔

بیت

پیش قدرت کارہا دشوار نیست ✤ عجز را با قدرت حق کار نیست

منقول ہے کہ اصحاب کہف نے بادشاہ کو دعا خیر دی اور اپنی آرام گاہ مین جاکر
سو گئے اور روحین اونکی پھر قبض ہو گئین۔

تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو اصحاب کہف کی مشاہدہ کی آرزو ہوی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یارسول اللہ
آپ اون کو دنیا مین نہ دیکھینگے۔ القصہ جب ملک تندروس اور اوسکی قوم
نے اون حالات کو مشاہدہ کیا جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے فَقَالُوا ابْنُوا
عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا پس کہا بنا کرو اونپر ایک دیوار کہ چشم مردم سے پوشیدہ
رہین رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ پروردگار اونکا دانا تر ہے اون کے حال سے
بہ نسبت اون لوگون کے جو باہم منازعت کرتے تھے اون کی
باب مین۔ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَسْجِدًا
کہا اون لوگون نے جو غالب ہوے اپنے دین مین یعنے دو

جو قائل حشر اجساد کی تہی ہر آئینہ بنا کرین ہم اون پر ایک مسجد کہ بندگان
خدا ادسمین نماز پڑہا کرین سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وہ
قریب ہی کہین یہود یا قوم یعقوبیہ نصاری ہین سے کہ وہ تین جوان تھے
اور چوتہا اونکا کتا تہا وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہین
نسطوریہ کہ قوم ترساسی ہین کہ اصحاب کہف پانچ جوان تھے چھٹا اون کا
کتا تہا اور کہتی ہین وہ اس بات کو رَجْمًا بِالْغَيْبِ ڈالتے ہین بات کو
انکی طرف یعنی یہ بات ہی اون کی پندار کی بموجب یا اختراع کرکے
کہتی ہین وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہین مسلمان باخبار
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ سات تھی اصحاب کہف اور آٹہوان اونکا
کلب تہا قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ کہ رب میرا بہتر جاننے والا ہے
اون کی تعداد کو یعنی اصحاب کہف کے تعداد کو کہ وہ کتنے ہین
مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ نہین جانتے ہین اون کو مگر آدمیون سے
تہوڑے یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اون حضرت کے
علی مرتضی علیہ السلام سے منقول ہی کہ اصحاب کہف سات جوان تھے
نام اون کے یہہ تھے تملیخا۔ مکسلمینا۔ محسمنا۔ مرنوش۔ کیطونس

ساتے نیوش اور راعی کا نام جسنے راستہ سی ہمراہی اور رفاقت اونکی
اختیار کی تہی قرطونس تہا اور سگ اصحاب کا نام قطمیر تہا اسما
اصحاب کہف مین اختلاف ہی مگر جو نام یہان لکہے گئے ہین وہ زیادہ صحیح
روایت سے پائی گئی ہین جو اہر تفسیر مین اہل تاویل کے اقوال کے
مطابق اور ہی کچہہ لکہا ہے یعنے ہفت اصحاب کہف سی مراد اقلیم
سبعہ اور کہف سی مراد خلوت گاہ اور کلب سی مراد نفس حیوانیہ
دقیانوس سی نفس امارہ مراد ہے فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا
پس جدال نہ کرتو ای محمد اصحاب کہف کی شان مین اگر دونون اہل
کتاب جدال کرین مگر جدال ظاہر یعنے تعمق نہ کر جدال مین اور جو قرآن
مین ہے وہ پڑہکر اون کو سنا دے وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ
أَحَدًا اور فتوے نہ لو یعنے نہ پوچہو اون کے یعنی اصحاب کہف
کے امر مین اون سے یعنی اہل کتاب سی کوی بات منقول ہے کہ جب
علماء یہود نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب
کہف کے امر مین سوالات کئے تو حضرت نے فرمایا کہ کل آو تو مین تم کو خبر
دونگا مگر حضرت نے کلمہ انشاء اللہ تعالی نہ فرمایا اوسپر پندرہ دن

یا کم و بیش وحی خدا نازل نہوی قریش نے طعنہ و طنز شروع کیا
اور ملال دل اقدس پہ ظاہر ہونے لگا تو حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُر
رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ یعنی اور نہ کہہ تو کسی کام کرنے کو جسکا کرنا تجھکو دوسرے
دن مقصود ہو بدون اسکی کہ اگر خدا چاہے یعنی ہر کام کرنے کے قصد
کے ساتھ ہی کلمہ انشاء اللہ تعالیٰ کہے اور یاد کر اپنے پروردگار کو جبکہ
اس استثنا میں بھول ہوی ہو وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا
رَشَدًا اور کہہ شاید کہ ہدایت کرے مجھکو پروردگار اوس چیز سے
کہ نزدیک تر ہے اس سے یعنے شان اصحاب کہف سے کہ تم پوچھتے ہو
از راہ صواب کے وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا
اور رہے وہ سب جوان مرد اوس غار میں جہین کہ سوے تھے تین سو برس
اور نو برس زیادہ کتاب لباب مین منقول ہے کہ تین سو برس حساب
شمسی سے تھے اور حساب قمری سے نو برس زیادہ ہوتے ہین کیونکہ
ہر دو سنین کی مطابقت مین تقریبا گیارہ دن کا تفاوت ہوتا ہے
اور بتحقیق کہ تین سو سال شمسی تین سو نو سال دو مہینے اونیس دن قمری

کی برابر ہوتے ہین اور حدیث مین ہے کہ قوم ترسا نے کہا کہ ہم تین سو
سال جانتے ہین حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثُوا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖ اَحَدًا [illegible] یعنی کہا ای محمد کہ خدا یتعالے
دانا تر ہو اوس مدت سی جس مدت تک کہ وہ جوان رہے خدا ہی
جاننے والا ہے مخفیات آسمان و زمین کا کیونکہ وہ دیکھنے والا ہے
ہر چیز کا جو موجود ہے اور سننے والا ہے جو کچھ کہ کہا جاوے
نہین ہے اہل آسمان و زمین کے لئے سوا اللہ کے کوئی دوست
دوستون مین سے کہ متولی اون کے کامون کا ہو اور نہین
شریک کرتا ہے خدا اپنے حکم مین کسی ایک کو موجودات علوی
و سفلی مین سے وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا
اور پڑھ اوس کو جو وحی کیگئی ہے طرف تیرے کتاب
رب اپنے سے کہ وہ قرآن ہے کوئی تغییر کرنے والا نہین
ہے اون آیات کا جو اصحاب کہف کی شان مین نازل ہوئی ہین

اور نہ پاوے گا تو سوائے خدا کے کوئی پناہ دینے والا۔ یہ ہے
قصہ اصحاب کہف کا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ
الْھُدٰی۔

قصہ ساتوان اصحاب الرس کے احوال مین

اصحاب الرس کا ذکر قرآن شریف مین حق سبحانہٗ تعالےٰ نے صرف
دو مقامون مین فرمایا ہے ایک تو پارہ نوزدہم سورۃ الفرقان مین۔
وعادًا وثمود وَاَصحابَ الرَّسِّ الی اٰخرہٖ پھر پارہ بست وششم
سورہ قٓ مین کَذَّبَتْ قَبلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ الی اٰخرہٖ
منقول ہے کہ رس نام ایک نہر کا تھا جو یمن مین واقع تھی اوس کے
کنارہ پر بارہ دیہات تھی جنکے نام یہ تھے۔ آذر۔ دی۔ بہمن۔
اسفندار۔ فروردی۔ اردی بہشت۔ خورداد۔ تیر۔ امرداد۔ شہریور
مہر۔ آبان۔ یہ مواضع بقیہ قوم ثمود سے آباد تھے اسوجہ سے
وہ باشندے اصحاب الرس کہے گئے اوس قوم نے حق تعالیٰ کی ذات
اور صفات سے اور اوسکی وحدانیت سے انحراف کرکے درختہاے
صنوبر یا سرو کی پرستش اختیار کی تھی اور کنارے نہر رس
کے سرو کے درخت لگائے تھے ایک تو وہ دریا کے کنارے تھے ہی
اوسپر یہ قوم درختون کو ہر روز اسقدر پانی دیا کرتی تھی اور اسقدر

سینچا کرلی تہی کہ وہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتے تھے اور فصل خزانکا
صدمہ واثر اون پر نہین پہونچتا تہا غرض کہ اون درختون کو اپنا خدا
اور اللہ یقین کرتے تھے اون درختون مین جو سب سے بڑا درخت تہا
اوسکا نام شاہ درخت رکہا تہا ہر درخت کی تہالی کو بہ تکلفات آراستہ
اور پیراستہ کیا تہا اور شاہ درخت کو جو سب سے بڑا اور بلند تہا زیادہ
مزین اور حسین کیا تہا یا رچہلے ریشمی مثل سنجاب اور قاقم اور دیبا کے
اوس درخت پر ڈالی تہی اور شبکو بہت روشنی تکلفات سے اوس کے
سامنے کیا کرتے اور اوس درخت کو اللہ اعظم یعنی بڑا خدا اپنا کہتے تھے
اور اوس کی آگے سجدہ کیا کرتے تھے اور بخضوع وخشوع نہایت عاجزی
اور خلوص کے ساتھہ اوسکی عبادت کرتے تھے اور اون کو یقین تہا
کہ یہ سب خدا خصوصاً شاہ درخت اونکا خالق اور رازق اور پورا
کرنے والا اون کی مراد ونکا اور حفاظت کرنے والا اونکا بلیات اور
آفات سے ہے اور ہر شئی پر قادر ہے اور سمیع وبصیر ہر شخص کے قول
وفعل کا ہے۔ العیاذ باللہ العلی العظیم ۵ سال مین ایک
دن مقرر کر کے اپنے اون ہین خداؤن کی خوشنودی کے لئے یوم عید

یا عرس مقرر کیا تہا عرس کے دن زیادہ تکلفات اور سامان آرائش
و آراستگی عمل مین لاتے تھے اور مجمع کثیر ہوتا تہا عبادت بہی عرس
کے دن اور ایام سے زیادہ کرتے اور سجدے ساتھ گریہ و زاری کے ان
خداؤن کے روبرو بجالاتے تھے ابلیس کہ ایسے لوگون کا ممد و معاون اور
ایسے وقت کا متلاشی رہتا ہے درختون کے ڈالون کو اور شاخون کو خوب
ہلا ہلا کر اپنے بندون سے جبکہ اونکا مجمع سامنے درخت کے زیادہ ہوتا
ہوتا تہا خطاب کرکے آواز دیتا تہا کہ اے میرے پیارے بندو مین
تمہاری عبادت اور اطاعت سے بہت خوش اور تمسے غایت درجے
رضامند ہون تم کو چاہیے کہ اسیطرح میری عبادت اور فرمان برداری
مین مصروف رہو اور کسیکی ممانعت پر عمل کبہی نہ کرنا اور ہم سے منہہ
نہ پہیرنا نہین تو ہم سب خدا تم سے بیزار ہوجائینگے اور تم کو
مبتلاے عذاب کرینگے اس صدا سے وہ قوم اور بہی مسرور
ہوتی تہی اور اس شرک پر زیادہ راسخ اور مستقیم اور مستقل ہوتی تہی
اور یقین کرتی تہی کہ یہ کلام خدا ہی اور اعتقاد اون کا اون کے
خداؤنکی جانب زیادہ بڑہتا تہا اور اپنے خداؤن کو زیادہ عزیز سمجہنے

لگی تہی اس کفر اور شرک میں وہ قوم اسقدر مستغرق تہی کہ کسی اور جانب اونکا خیال نہ جاتا تہا نہ خواب غفلت سے بیدار ہو کی تحقیقت حال پر اطلاع پانے کی کوشش کرتی تہی اور ایک پیغمبر نسل یہود بن یعقوب علیہ السلام ہوا میں قوم کی ہدایت اور تلقین اور دعوت اسلام کرنے پر منجانب اللہ مبعوث ہوئے تہی جب وہ نبی آکر قوم کو بدلائل عقلی و نقلی اس شرک سے اور اوس فعل قبیح سے منع اور نصیحت کرتے اور صفات حق سبحانہ تعالی بیان کرکے قہر و نکال الہی سے ڈراتے تہی تو وہ قوم عمل نکرتی تہی اور اون حضرت سے بیزار اور کبیدہ ہوتی اور اون حضرت کو اپنے خداونکا عدو اور بدخواہ جانتی تہی مگر وہ حضرت باز نہ آتے تہے تبلیغ رسالت سے اور تلقین و تفہیم سے سکوت نہ فرماتے تہے مگر وہ قوم کسیطرح راہ اسلام و ایمان پر نہ آتی تہی اوس قوم کو متنبہ کرنے کے لئے اور یہ ثابت کرنے کو لئے حق سبحانہ تعالی نے جملہ درختہاے صنوبر کو خشک کردیا اوسپر بہی وہ قوم ہوشیار اور متنبہ نہ ہوئی بلکہ زیادہ تر اپنے نبی کی عداوت پر کمر باندہی اور درختون کی خشکی اور خزان کا باعث

اپنی نبی کو قرار دیا اور ابلیس نی پہر اوس قوم کو ندا دی کہ یہ شخص یعنی جو
اپنی کو پیغمبر کہتا ہی اور ہماری یعنی تمہاری خداؤن کی بدی اور غیبت
جو لی تم سے بیان کرکے تمہارے دلون کو ہماریطرف سی منحرف کرنا
چاہتا ہی یہ ہمارا دشمن ہی اور اوس سی ہم کو تکلیف پہونچتی ہے پس اس سے
تم بہی عداوت کرو اور عوض لو تا کہ یہ سزا اپنی کردار کی پاوے آخر کار
اوس قوم بدنہاد نے اپنی پیغمبر کے آزار پر باتفاق کمر باندہی اور انکو
قتل کیا بعض تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد شہید کرنے کے
اوس قوم نے گوشت بہی اون حضرت کا کہا ڈالا بعض تفسیرون میں
لکہا ہی کہ اپنی پیغمبر کو شہید کرکے نعش مبارک کو چاہ مین ڈالدیا پہر تقدیر
دریا سے غضب الہی اوس قوم کے لئی جوش مین آیا اور مشیت الہی
مین گذر گیا کہ اوس قوم عاصی پر عذاب نازل کیا جاوے اور وہ
قوم کیفر کفر اور پاداشس شرک کو پہونچی اس لئے کہ اوس قوم پر خدا
کی جانب سی حکما یعنی حجت تمام ہو چکی تہی پہر ایک ابر سیاہ اوٹہا اور
اون کی سرون پر چہا گیا جب وہ سب جمع ہوئے تو صاعقہ و برق منتصر
اوس قوم پر گری اور تمام قوم کو ہلاک اور نیست و نابود کر ڈالا الا لعظمۃ

لِلّٰہِ الواحِدِ القَہّار اور وہ سب سواضعات بہی غرق ہو گئے
بعد تباہی اوس قوم اور مسکن اونکی کی اون سواضعات کی نام اہل فارس
نے اپنی مہینون کی لئے قرار دے کر ماہ ہاے الٰہی کہنے لگی اصحاب الرس
کا احوال تفسیر حسینے مین بطور اشارہ کی نہایت اختصار کے ساتھ لکہا ہے
مگر راقم نے اس قصّہ کو کتاب بحار الانوار سے ترجمہ کر کے لکہا ہے

— وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ٥ —

قصہ آٹھواں اصحاب موسیٰ کے احوال میں

پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء میں جناب احدیت نے فرمایا ہے قَالَ اَصْحَابُ مُوسٰی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ یعنی کہا یاران موسی نے ہر آئینہ ہم گرفتار ہو جانے والے ہیں یعنی لشکر فرعون ہم کو پالیگا اور ہم اوس کے ہاتھ میں آجاوینگے قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے حاشا کہ تم کو وہ پاوین بدرستیکہ میرے ساتھ میرا پروردگار مددگار ہے قریب ہے کہ اس حالت تحیر اور اضطرار میں مجھے راہ بتاوے اور طریق نجات ظاہر کرے منقول ہے کہ جب لشکر فرعون قریب بنی اسرائیل کے پہونچا کہ اصحاب موسی اونہیں دیکھ رہے تو حق سبحانہ تعالی نے درمیان فریقین کے اپنی قدرت سے ایک حجاب حائل کر دیا کہ اوسکے سبب سے ایک فریق دوسرے فریق کو نہ دیکھتا تھا فرعون نے اوس وقت اپنی قوم کو حکم دیا کہ اگر پرتو آفتاب ذرا بلند ہو اور سحابات ارضی درمیان سے زائل ہو لیں تو ہم اون کے سروں پر پہونچ جاوینگے راہ خلاصی تو اون پر مسدود ہو ہی چکی ہے یعنی آگے اونکے

دریاہی اور عقب مین میرا لشکر ہی اب جاینگی کدہر اور بہاگینگی کہان
لیکن بنی اسرائیل نے اضطراب اسقدر کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام
بکا کرنے لگی اور وحی نازل ہوی کہ ہم نے دریا کو تمہارے حکم مین اور
تمہارے تابع کر دیا ہی اوسکی کنیت کی ساتھہ دریا سے تم خطاب کرکے
حکم کرو جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی
اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ یعنی پس ہم نے وحی کی موسی کیطرف کہ مار
اپنی عصا کو دریا پر حضرت موسیٰ لب دریا آئے اور عصا پانی پر مارا اور
کہا یا آبا خالد ہم کو راہ دے فَانْفَلَقَ فَکَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ
پس شگافتہ ہوگیا دریا پس تہا پانی جدا جدا اشل کوہ بزرگ کی اور فوراً
ہواے تند دریا پر چلنی لگی اور رستہ خشک ہوگیا ہر سبطی مر راہ
سی دریا مین آیا وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ اور جمع کر دیا ہم نے اوس کے
بعد دوسرا اوس جگہہ پر کہ قوم فرعون سے مراد ہے جب فرعون
کنارہ دریاے قلزم پر پہونچا دریا کو شگافتہ پایا ارادہ کیا کہ سفہاے
قوم کو فریب دیوے کہا کہ ای قوم تم دیکہتے ہو کہ دریا میری ہیبت
سی شگافتہ ہوگیا ہامان نے اوسوقت فرعون سے بطور مشورہ کی کہا ای

فرعون تو خوب جانتا ہی کہ یہ صورت دریا کی موسیٰ کی دعا سی واقع
ہوئی ہے ہرگز تو دریا کی اندر نجا کہ ہلاک ہوگا فرعون نے ہامان کے
مشورہ کی مطابق ارادہ کیا کہ اپنی فرس کی باگ پھیرتی کہ جبرئیل علیہ السلام
مادہ اسپ پر سوار فرعون کی فرس کی آگی ہوکر دریا مین درآئے
فرعونکا گھوڑا مادہ اسپ کی بو پاکر بیتاب ہوا اور مادہ اسپ کی جانب
جست کرکے منہ زوریان کرنے لگا اور بگڑنے لگا ہرچند فرعون نے
روکا اور باگ کو کھینچا مگر گھوڑا اوسکا نہ رک سکا یہانتک کہ فرعون کے
ہاتھ سی گھوڑے کی باگ چھوٹ گئی گھوڑا دریا مین آپہونچا فرعون کے
پیچھے اوسکا تمام لشکر دریا مین اُترآیا جب تمام لشکر فرعون کا دریا کے
اندر آگیا تو دریای قلزم کو حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ بدستور مل جا اور حالت
اصلی پر آ چنانچہ یکبارگی دریا جوش و خروش کی ساتھ امنڈ آیا اور
مجموع فرعونیان غرق ہوئے اور تمام بنی اسرائیل عبور کرکے کنارہ مقابل
پر سلامت پہونچی جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی
وَمَنْ مَّعَہٗ اَجْمَعِیْنَ وَاَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۵ یعنی نجات دی ہم نے موسیٰ کو
اور اون کی ساتھیون کو اور غرق کیا ہم نے دوسرونکو دوسرونسی مراد قوم فرعون

اور فرعون سی ہے اِنَّ فِی ذَالِکَ لَاٰیَۃً بدرستیکہ نجات پانا موسی اور قوم موسیٰ کا اور ہلاک ہونا فرعون اور قوم فرعون کا ہر آئینہ علامت ہے روشن اور دلیل ہی ہویدا قدرت الہی پر وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور نہ تہی اکثر قوم فرعون سے گرویدگان بہ اسلام یعنے تمام قبطیون مین صرف ایک شخص کہ جسکا نام حزقیل وملقب بہ مومن آل فرعون تہا اور کوی مسلمان نہ تھا بلکہ سب کافر تھے یہ شخص بہر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ساتھ ہی نکلا تہا وَاِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اور بہ تحقیق کہ رب تیرا غالب ہی اور مہربان اور عقوبت نہین کرتا ہے مگر بعد تمام کرنے حجت کی یہ ہے قصہ اصحاب موسیٰ کا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۵

قصہ نوان احوال اصحاب السفینہ کے بیانمین

پارہ بستم سورہ عنکبوت مین حق سبحانہ تعالے نے
فرمایا ہے فَاَنْجَیْنَاہُ وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَۃِ اس آیت کو
قبل ذکر حضرت نوح علیہ السلام پر اون کی امت کے
ظلم کرنے کا ہوا ہے اوسی ذکر سے یہہ آیتہ متعلق ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے پس نجات دی ہم نے اوسکو یعنے نوح کو اور
یاران کشتی کو یعنے جو مومن نوح کے ساتھ تھے اور جو
کچھہ کہ کشتی مین تہا وَجَعَلْنَاھَا آیَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ۵ اور گردانا
ہم نے کشتی کو یا واقعہ نوح کو دلیل یا عبرت واسطے
مخلوق عالمیان کے تاکہ اس واقعہ سے استدلال کرین
اور نصیحت قبول کرین اوسقدر ذکر کے سوا جو اس مقام
پر راقم نے لکھا ہے اور کوی قصہ اصحاب السفینہ کا نہین
پایا گیا پس ذکر اصحاب السفینہ کا حق سبحانہ تعالے نے

بشمول نجات حضرت نوح علیہ السلام طوفان عظیم سے بطور
ضرب المثل کے ارشاد فرمایا ہے وَالسَّلَامُ
عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝

قصہ دسوان اصحاب القریہ کے بیان مین

حق سبحانہ تعالی نے سورہ یٰسین مین فرمایا ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ[1] یعنے جبکہ آئے اوس دیہہ مین رسول منقول ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے قبل آسمان پر جانے کی یا شمعون الصفا نے کہ خلیفہ اون حضرت کی تھے بعد حضرت عیسی کے دو حوارئین کو کہ نام اونکا یحیي اور تومان تہا شہر انطاکیہ کی جانب بہیجا تا کہ خلق کو خدا تعالی کیطرف دعوت کرین یہ بزرگوار جب شہر کے نزدیک پہونچے تو دیکہا کہ ایک مرد ضعیف گوسپند چراتا ہے اوسپر اون رسولون نے سلام کیا اوس پیر مرد نے اون سے پوچہا کہ تم کون ہو اون بزرگون نے جواب دیا کہ ہم حضرت عیسی علیہ السلام کی بہیجے ہوے ہین خلق کو گمراہی سے بچانے کے لئے اور راہ راست پر آنے کے لئے ہدایت کرتے ہین مرد پیر نے کہا کہ تمہارے پاس دعوے پہ دلیل ہے اون بزرگون نے کہا کہ ہان ہمارے پاس دلیل ہے

(۱) پارہ ۲۲ ع ۲۳

ہماری دعاسے بیمارون کو شفا ہوتی ہے ۔ مبروص یعنے کوڑہی
اور اکمہ یعنی نابینا اپنی حالت صحت پر آتے ہین مرد پیر نے کہا کہ
برسون سے میرا ایک لڑکا بیمار ہے اور اکثر اطبا اور حکما علاج کرکے
عاجز ہوگئے ہین اگر تم اوس کے لئے دعا کرو اور وہ صحیح ہوجاوے
تو مین تمہارے خدا یتعالی پر ایمان لاؤن یہ بزرگوار اوس پیر مرد کے
ساتھ اوس بیمار کے پاس آئے اور حق تعالے سے اوسکی صحت
کے لئے دعا کی درگاہ بار تعالی مین دعا اون بزرگون کی مستجاب ہوئی
اور وہ بیمار صحیح وسالم ہوگیا پیر فرزند کو ایمان لایا نام اوسکا حبیب نجار
تہا اور اوسیکو صاحب نجار بہی کہتے ہین ۔ القصہ خبر اون دونون
رسولون کی انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے اون کی
دعا کی برکت سے شفا پائی اون بزرگوارون کی حال کی خبر بادشاہ
انطاکیہ تک پہونچی بادشاہ انطاکیہ بت پرست تہا مضمون دعوت
پر مطلع ہوا کہ وہ رسول بت پرستی کی ممانعت کرتے ہین تو اون
دونون رسولون کو محبس مین قید کیا معالم التنزیل مین لکہا ہے
کہ نام بادشاہ انطاکیہ کا فنحبش رومی تہا اور وہ بت پرست تہا

جب ان رسولون کی قید کی اطلاع حضرت شمعون خلیفہ حضرت عیسیٰ
کو پہونچی تو حضرت شمعون شہر انطاکیہ مین خود تشریف لائے اور
مقربان بادشاہ سے رسم آشنائی پیدا کی اور اتحاد باہم پہونچایا اور انکے
ذریعہ سے بادشاہ تک پہونچے اور اپنی دانش اور حکمت سے مقرب
بادشاہ ہوے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اس قصہ کی خبر دی ہے
اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْا اِنَّا اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ
جبکہ بھیجا ہم نے جانب انطاکیہ کے دو رسولون کو یعنے جنکو حضرت عیسیٰ
یا حضرت شمعون نے بھیجا تھا پس تکذیب کی اہل شہر نے اون دونون
رسولون کی پس غالب کیا ہم نے اور قوت دی ہم نے اون دونون
کو ساتھ تیسرے رسول کے کہ بقول صحیح وہ حضرت شمعون الصفا تھے
پس کہا اون رسولون نے اہل انطاکیہ سے کہ ہم تمہاری طرف رسول
ہین عیسیٰ کی طرف سے قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ
شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ کہا اہل شہر نے نہین ہو تم مگر بشر مثل ہمارے
اور نہین بھیجا کہ تم کو حق تعالیٰ نے ساتھ وحی رسالت کے نہین ہو تم
مگر دروغ گو دعوے رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ کہا رسولون نے کہ پروردگار ہمارا
جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف البتہ بہیجے گئے ہین اور نہین ہے ہمارے
ذمہ کچہہ مگر ہدایت کو پہونچانا علانیہ اور ہم اپنا کام بجا لائے یعنے پیغام
پہونچایا اگر تم قبول دعوت نہین کرتے تو مبتلاے عذاب ہوگے
قَالُوْا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
کہا اہل شہر نے رسولون سے تمہارے آنے سے ہم نے شگون بد لیا ہے
یعنے جب سے تم اس شہر مین آئے ہو پانی نہین برسا ہے اور ہماری
زراعت خشک ہو گئی ہے اگر تم اپنے دعوے سے باز نہ آوگے ہر آئینہ ہم
تم کو سنگسار کرینگے اور ہر آئینہ پہونچیگا تم کو ہماری طرف سے عذاب دردناک
قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ کہا رسول
نے اہل شہر سے کہ فال بد تمہاری تمہارے ساتھہ ہے یعنے بسبب شامت
اعمال اور عقائد باطلہ تمہاری کے ہے ۔ منقول ہے کہ حضرت شمعون بادشاہ
کے ساتھہ بتخانہ مین جاتے تھے اور حق تعالی کو سجدہ کرتے تھے اور
لوگ یہ سمجہتے کہ بتون کی پرستش کرتے ہین بادشاہ حضرت شمعون پر
نہایت اعتماد کرتا تھا اور بغیر ان کے مشورہ کے کوئی کام نہ کرتا تہا

ایک دن حضرت شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ مین نے
سنا ہی کہ تو نے دو غریب شخصون کو قید کیا ہی آخر سبب ا دن کے
قید کرنے کا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ یہ دعوے کرتے ہین کہ سوا
تمہارے بت کی خدایتعالی اور ہی حضرت شمعون نے تعجب سے بادشاہ کیطرف
مخاطب ہو کر کہا کہ اون دونون کو زندان سے طلب کر تا کہ ادن کے
سماجہ مین اونکی عجیب و غریب تقریر کو اپنے کان سے سنون چنانچہ
بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون رسول روبرو حاضر کئے گئے تھے اور
وہ یحیی اور تومان تہے جب اُن دونون بزرگون نے بادشاہ کے
پاس شمعون کو دیکہا تو نہایت مسرور اور دلیر ہوئے شمعون نے
اون سے پوچہا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو یحیی اور تومان نے کہا کہ ہم
خالق زمین و آسمان کے پرستش کرتے ہین شمعون نے کہا کہ تمہارے
خدایتعالی کو کیا قدرت ہی یحیی اور تومان نے کہا کہ ہمارے خدا کو یہ
قدرت ہی کہ نابینا کو بینا کر دیتا ہی حضرت شمعون نے بادشاہ سے
کہا کہ یہ بہت سہل امر ہے دو چار اندہون کو بلوائے کہ ادن کو یہ بینا
کر دین چنانچہ فوراً اندہے حاضر کیے گئے ادن بزرگوارون نے دعا کی اور فوراً

وہ بینا ہوئے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ہم بھی اپنے خداوندون سے
دعا کرین اور وہ بھی اسیطرح اندہون کو بینا کردین بادشاہ نے شمعون
سے آہستہ کہا کہ ای شمعون تم خوب جانتے ہو کہ ہمارے خدا نہ دیکھہ سکتے
ہین نہ سن سکتے ہین نہ کسی چیز پر قدرت رکہتے ہین شمعون نے اون
بزرگون سے مخاطب ہوکر کہا کہ تمہارا خدا اور کیا قدرت رکہتا ہے اون
بزرگوارون نے کہا کہ مردے کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا
خدا یتعالی ایسا کرے تو ہم سب لوگ اوسپر ایمان لے آوین ۔ چنانچہ
اون بزرگون سے کہا گیا کہ دختر بادشاہ کو مرے ہوے مدت گذری ہے
اوسکو زندہ کرو اون بزرگون نے دعا کی وہ دعا بھی درگاہ بارے تعالے
مین قبول ہوئی اور وہ لڑکی زندہ ہوی ۔ بادشاہ معہ اپنی قوم کے
ایمان لایا ۔ دوسرے گروہ نے قصد کیا کہ مومنین کو اور پیغمبرون کو آزار پہونچاوین
یہ خبر حبیب نجار کو پہونچی کہ کفار مومنین اور پیغمبرون کو ایذا پہونچانیکا
قصد رکھتے ہین تو حبیب نجار اپنے مقام سے شہر انطاکیہ مین آیا جیسا کہ
حق تعالی نے فرمایا ہے وَجَاءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰی قَالَ
يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۵

اور آیا آخر شہر یعنی دور سی ایک مرد کہ دوڑتا تہا واسطے اعلام اہل
کہ وہانتک پہونچا اور کہا ای گروہ میری پیروی کرو رسولون کی پیروی
کرو اون لوگون کی جو تم سے اجرت نہین چاہتے تبلیغ رسالت کے
لئے اور یہ راہ پانے والے ہین نیکی کے ساتھہ دونون جہان مین
یہ تہا قصہ اصحاب القریہ کا جو مذکور ہوا۔ والسلام علی من اتبع

الہدیٰ ۵

قصہ گیارہوان اصحاب الاخدود کی احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورۃ البروج[1] مین فرمایا ہے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ
یعنی ہلاک کیے گئے صاحب گڑہون کے یہ لوگ بت پرست تھی اور بادشاہ
ذونواس یمنی کی مصاحب تھی اوس بادشاہ کی زمانہ مین ایک
ساحر کاہن شعبدہ باز تہا اور بادشاہ کے ملک کا مدار اوسی پر تہا
جب وہ ساحر زیادہ بوڑہا اور ضعیف ہوگیا بادشاہ سی کہا کہ مین اب بہت
ضعیف ہوگیا ہون اور اعضا مین طاقت باقی نہین رہی صلاح وقت
یہ ہی کہ کسی ایک عاقل نوجوان کو میرے سپرد کرے تاکہ جو کچہ مجہے معلوم ہے
مین اوسکو تعلیم کرون تاکہ بعد میرے وہ میرا خلیفہ ہو اور ملک کا انتظام
کرسکے بادشاہ نے کلام اوسکا پسند کیا اور موافق اوسکی مدعا کے
ایک لڑکی کو تجویز کرکے ساحر کے سپرد کیا ساحر مذکور اوس نوجوان
کی تعلیم مین مصروف ہوا ایک دن کسی راہب کی دیر مین جا نکلا اوسکی
حال سی اطلاع پاکر طریق رہبانیت پسند کیا اور دین راہب اختیار
کرکے خدا پرست ہوا اور ہر روز اس بہانے سے کہ ساحر کے پاس

(1) پارہ ۳۰

تعلیم کے لئے جاتا ہون راہب کے پاس جایا کرتا تہا راہب اوس
نوجوان پر نہایت درجہ التفات کرتا تہا اور مسائل دین و مسائل معرفت
ذات الہی اوسکو ہر روز سکہایا کرتا تہا یہانتک کہ یہ مرد عامل کامل اور
مستجاب الدعوات ہوا قضارا ایک دن یہ نوجوان راہب کے مکان سے
اپنے مکان کو جاتا تہا راہ مین دیکہا کہ ایک اژدہا باشندگان شہر کو قصد
ایذارسانی کا کرتا ہے اور راہ ہر طرف سے بند ہے اور لوگ پریشان و حیران
ہو رہے ہین جب یہ جوان آگے آیا اور اسم اعظم حق سبحانہ تعالی کا پڑہکر
اوس اژدہے کے پیٹہہ پر ہاتہہ رکہا اور کہا کہ تو اوس راہ کو چہوڑ دے
اور اپنے مسکن کو چلا جا اژدہا چلا گیا یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی ایک
مرتبہ شہر مین ایک شہر آنکلا لوگ پراگندہ اور پریشان ہوے جوان
شیر کے پاس گیا اور شیر کے کان مین کوئی بات کہی وہ شیر بہی راہ
سے چلا گیا اس واقعہ کی خبر بہی مشہور ہوئی اور ارباب حاجات
جوان کیطرف گرویدہ ہوے اوس جوان کی دعا کی برکت سے
ہر شخص کی مراد حاصل ہوتی تہی ایک شخص جو مقرب بادشاہ تہا
اور نابینا ہو گیا تہا اوس جوان کے پاس آیا اور استدعاء دعائے

صحت کی لیئے کی جوان نے کہا کہ اگر تو دین میرا اختیار کرے یعنے وحدانیت
حق تعالی کا اقرار زبان اور دلسے کر اور میرے راز کو پوشیدہ کرنے
کا عہد کر تو مین تیری آنکھون کو روشن کر دون اوس شخص نے قبول
کیا اور کلمہ شہادت پڑہا جوان نے درگاہ بارتعالی مین دعا کی کہ وہ شخص
صحیح ہو گیا اور آنکھون مین اوسکی روشنی آگئی ایک روز وہ مقرب
بادشاہ ذو نواس کی پاس حاضر ہوا بادشاہ نے تعجب سی پوچھا کہ
تیری آنکھین کیونکر روشن ہوئین اوس نے کہا خدا نے مجھے
صحت بخشی بادشاہ نے کہا بجز میرے خدا کون ہے اوس نے کہا اَللّٰہُ الَّذِی
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنی اللہ وہ اللہ کہ نہین ہے کوئی اللہ سواے اوسکے
بادشاہ نے بطریق حیلہ اوس سی پوچھا کہ یہ تو نے کس سی سیکہا ہے
بیان کر تا کہ مین بہی اوس سی رجوع کرون یہ شخص بادشاہ کو راغب
اسلام سمجہ کر بہت خوش ہوا اور مفصل قصہ اوس جوان کا بادشاہ سے
بیان کیا بادشاہ نے اوس جوان کو روبرو طلب کیا اور جوان کے
عقیدہ سی واقف ہو کر بیزار ہوا اور نہایت درجہ سرزنش اور تہدید
کی کہ اپنے دین سی باز آ اور بت پرستی اختیار کر جوان اپنے دین اور

عقیدہ سے منحرف نہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ اس جوان کو دریا مین غرق کردو لوگ اوس جوان کو دریا مین غرق کرنیکو لیگئے جوان نے درگاہ باریتعالیٰ مین دعا کی جو لوگ اوسکو لے گئے تہے وہ غرق ہو گئے اور جوان سلامت پھر آیا جب بادشاہ کو یہ خبر پہونچی تو بادشاہ نے ایک جمعیت کو مامور کیا کہ اس جوان کو پہاڑ پر لیجاؤ اور وہان سے اوسکو نیچے گرادو اوس جوان کو لوگ پہاڑ پر لے گئے تو جوان نے پھر دعا کی اور وہ لوگ جو جوان کو گرانے کے لئے لے گئے تھے وہ سب گر پڑے اور جوان محفوظ اور سلامت رہا پھر بادشاہ نے ایک گروہ کو حکم دیا کہ اس جوان کو آگ مین جلادو آگ مین جلانے سے بہی اوس جوان پر اثر نہ ہوا پھر جوان کو دار پر کھینچا پھر تیر مارے مگر جوان کو اوسکی دعا کی برکت سے کچہہ ضرر نہ پہونچا جوان نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ اتنا کچہہ تو قدرت خدا کا مشاہدہ کرتا ہے اور پھر رجوع اوس خدا یتعالیٰ کیطرف نہین کرتا ہے جو مجھے ایسی ایسی آفات سے بچاتا ہے بادشاہ نے بمزید عناد اسلام سے انحراف کرکے کہا کہ مین تجھے بے قتل کئے نہ چہوڑونگا جوان نے کہا کہ اے بادشاہ اگر تیری مراد یہ ہی ہے تو تیر کو کمان مین رکھکر بسم اللہ کہکر میری طرف پہینک تا کہ وہ تیر

مجھپر اثر کرے بادشاہ نے ایسا ہی کیا اوس جوان نے بادشاہ ظالم
کی تیر سے شہادت پائی جسقدر لوگ اوس مقام پر جمع تھے اونہون نے
بالاجتماع یکبارگی نعرہ کیا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ یعنے ایمان لاتے ہم
اس غلام کے خدا کے ساتھہ یہ ماجرا دیکھکر بادشاہ کا غضب اور زیادہ ہوا
اور حکم دیا کہ جابجا خندقین کھودی جاوین اور ہر خندق کے کنارہ
پر ہر شخص کو لیجاکر اوسکو پوچھو کہ تو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے یا بت
پرستی کیطرف جو شخص خدا کیطرف رجوع کرنا بیان کرے اوسے آگ
مین ڈالدو چنانچہ خندقین کھودی گئین اور اوسمین بہت کثرت شدت
سے آگ جلائی گئی اور توابعین بادشاہ ظالم ہر شخص کو جسنے اسلام اختیار
کیا تھا کنارے خندق کے لاکر پوچھتے تھے کہ تو خدا پرست ہے وہ اقرار
کرتا تھا پس اوسے آگ مین جلادیتے تھے۔ منقول ہے کہ ایک عورت مسلمہ کو
جسکی گود مین چھوٹا بچا تھا اوسکو بھی خندق کے کنارے لائے اور
اور پوچھا اوس نے کہا کہ ہان مین خدا پرست ہون اوسکو ارادہ گرانیکا
کیا اوسوقت اوس عورت نے بچے کی محبت سے آگ مین گرائے جانیسے خوف کیا
اور ارادہ مراجعت کا کیا حکم خدا سے اوس بیزبان بچے نے اپنی مان سے خطاب

کرکے کہا کہ تو کچھہ خوف نہ کر اور میرا ہرگز خیال نہ کر اور اسس آگ مین
کو دپڑ چنانچہ وہ عورت معہ اوس طفل کے آگ مین کود پڑی حدیث
مین وارد ہوا ہے کہ مومنہ اپنے کو آگ مین اسی شوق سے گرایا جیسے
کوئی نیند کے غلبہ مین اپنے بچھونے پر گرے ۔ حدیث مین منقول ہے کہ ابتداے
آفرینش سے تین لڑکون نے خلاف عادت حکم خدا سے بچپنے مین کلام کیا ایک
یہ لڑکا جسکا بیان ہوا ہے دوسرا وہ لڑکا جسنے حضرت یوسف علیہ السلام کے حق
مین گواہی دی تہی تیسرے حضرت عیسیٰ حق سبحانہ تعالیٰ نسبت اون ظالمونکے فرمایا ہے
اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ یعنی صاحبان خندقہا و آتش
ہیزم یعنی وہ آتش جو لکڑے سے سلگائی گئی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھائے گئے تھے اور بادشاہ اور اصحاب اوسکے جو کچھہ کرتے ہین
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ساتھہ مومنین کے حاضر تہے اور مشاہدہ کرنے والے تھے
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اور انکار نکیا اصحاب
اخدود نے مومنین کی جانب سے کسی چیز کے لئے مگر یہ کہ ایمان لائے ساتھہ خدا غالب
کے وہ ستودہ ہے الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ خداوند کہ اوسکے
لئے بادشاہی ساتون آسمانون اور زمین کی ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور خدا تمام چیز پر گواہ ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ
عَذَابُ الْحَرِیْقِ تحقیق کہ جن لوگون نے فتنہ مین ڈالا ایمان لانیوالی مردون اور ایمان لانی
والی عورتونکو یعنی اونپر عذاب کیا آگ مین جلانیسی اور توبہ نکی کفرسی پس اونکی واسطی عذاب
دوزخ ہی اور اونکی واسطی عذاب سوزان ہی منقول ہی کہ وہی آگ جو اصحاب اخدود نی جلانے کو
جلائی تھی شعلہ ور ہوکر نہایت بلند ہوئی اور اسقدر پہیلی کہ چالیس درعہ تک احاطہ اون کفار
پر کرکر سبکو یک بیک جلاڈالا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ سوا اسکے اون لوگون کو جو ایمان لائی تھی اونکی واسطی باغات
ہین جنکی نیچی نہرین جاری ہین ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ ۝ یہ ہے رستگاری بڑی اِنَّ
بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ بدرستیکہ گرفت پروردگار تیرے کی مرآئینہ سخت ہے
اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ بدرستیکہ خدا آشکارا کرتا ہی اپنی گرفت کو کافرون پر دنیا
مین اور اوسیکو پھیرتا ہی اون پر آخرت کے لئے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ
الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اور وہی بخشنے والا دوستدار خداوند عرش بزرگ
کرنے والا ہے جو وہ چاہی یہ تہا قصہ اصحاب الاخدود کا جو مذکور ہوا۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝

قصہ بارہوان اصحاب الفیل کے بیان مین

تفسیر حسینی مین و دیگر کتب معتبرہ کے حوالہ پر لکھا ہی کہ ابرہہ صباح والی
یمن قبیلہ نجاشی سی تہا ایام حج مین اوس نی دیکہا کہ اطراف و جوانب سی
لوگ متوجہ شہر مکہ ہوتی ہین اور معلوم کیا کہ مقصد اون لوگون کا طواف
و زیارت خانہ کعبہ ہی پس عرق نخوت اور غرور اوسکی حرکت مین آئی
اور ارادہ کیا کہ خانہ کعبہ کی مقابلہ مین ایک گھر وہ بہی بنا دے اور حجاج
کو خانہ کعبہ کی عقیدہ سی منحرف کرکے اوس مکان کی طرف رجوع اور متوجہ
کرے پس صنعان مین پتھر سے ایک کلیسا بنایا اور اوسکا نام قلیس
رکھا اور اوسکی در و دیوار کو زر و جواہر سی مرصع اور مزین کیا اور ولایت
یمن مین کہ وہانکا وہ حاکم تھا قبائل اور احشام کو راغب بطواف مکان
مذکور کیا یہ صورت اگرچہ قریش کو شاق معلوم ہوی مگر بجز صبر کرنیکی چارہ
نہ تہا بنی کنانہ سی ایک شخص نی خدمت مکان قلیس کی اختیار کر کی رتبہ مجاورت
کا پایا اور ایک شب اوس مکان نو احداث کو غلیظ و قاذورات سی نجس کرکے
بہاگ گیا یہ خبر ہر طرف منتشر ہوی لوگون کی عقیدے اور طبایع اوس مکان

سے متنفر ہو گئے ابرہہ نے اس حال سے مطلع ہو کر لشکر جمع کیا اور جمعیت تمام
کی ہمراہ لیکر بقصد تخریب حرم محترم متوجہ طرف کعبہ معظمہ کے ہوا اور ایک ہاتھی کو نہایت
درجہ قوی ہیکل اور زبردست اور بلند و بالا تھا اور نام اوسکا محمود تھا آگے کیا جو ایسے مکہ معظمہ مین
جب پہونچا تو قریش کے مویشی کو لوٹنا اور غارت کرنا شروع کیا اور اوضیع و شریف
مکہ پہاڑون پر جاکر متحصن ہوئے ابرہہ نے علی الصباح لشکر کو مرتب کیا اور ہاتھیون کو
ہمراہ لیکر شہر مکہ مین داخل ہونیکا ارادہ کیا اور اوس ہاتھی کو جسکا نام محمود تھا
سب سے آگے کیا شہر مکہ کی دیوار کے قریب پہونچکر محمود ہاتھی منہہ پھیر کر بھاگا ہر چند
فیلبانون نے کوشش کی کہ شہر کیطرف رخ کرے مگر ممکن نہ ہوا اور محمود بھاگ کر
پھر لشکر مین آکر ٹھہرا محمود کو دیکھکر اور سب ہاتھی بھی بگڑ گئے اور آگے نہ بڑھے
ابرہہ اس حال سے عاجز ہو گیا جماعت قریش نے پہاڑ پر سے دیکھا کہ سرگذشت کیا ہے ناگاہ
دیکھا کہ کنارہ دریا کی جانب سے جھنڈ کے جھنڈ سیاہ چڑیون کے اڑتے ہوئے آئے اور لشکر
ابرہہ کے اوپر چھا گئے اور پتھر جو اونکی منقارون اور پنجون مین تھے اوپر سے لشکر ابرہہ
پر گرانے لگے ایک لمحہ مین تمام قوم ابرہہ ہلاک و نابود ہو گئی جیسا کہ حق سبحانہ تعالے
نے فرمایا ہے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ آیا نہین دیکھا تو نے کہ کیونکر
کیا پروردگار تیرے نے ساتھ صاحبان فیل یعنی ابرہہ اور لشکر اوس کے کے

الم یجعل کیدھم فی تضلیل وارسل علیھم طیرا ابابیل ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم
کعصف ماکول۔ کیا نہیں ڈالا اللہ نے اونکی کو تباہی مین اور بہیجا اوپر اون کے
جانورون کو گروہ گروہ کر ڈالتے تہے وہ سنگریزے مٹی کی جو پتہر ہو گئے
تہے پس کیا خدا نے اون کو یعنی اصحاب فیل کو اون سنگریزون سے مثل برگ کاہ کے جو چہائی
ہوئی ہو یعنی پامال و درہم مستاصل کیا اونکو منقول ہے کہ ہر جانور تین سنگریزے لئے تہا ایک
منقار مین ایک ایک دونون پنجون مین جب وہ جانور سنگریزے کا فرونپر گراتے تہے تو
اوس سے وہ ہلاک ہو جاتے تہے آخر ابرہہ ہزیمت پاکر نجاشی بادشاہ کی پاس گئے اور حال
ہلاکت و ہزیمت کا بیان کیا نجاشی بادشاہ نے اس سانحہ کو سنکر نہایت تعجب کیا
کہ چہوٹے سنگریزون سے کیونکر سارے لشکر کی ہلاکت ہوئی اتفاقاً ایک شخص ابرہہ مین
مجلس نجاشی مین اوسوقت حاضر تہا اور ایک جانور سنگریزہ لئے ہوئے اوس
شخص کے سرپر اڑ رہا تہا اور اوسکو گہیرے ہوئے مکہ سے حبشہ تک آیا تہا یکایک اوس شخص
ابرہہ کی نظر فوراً اوس جانور پر پڑی جو اوسکی سرپر موجود تہا اوس نے فوراً بادشاہ
کو متوجہ کرکے کہا کہ ان جانورون مین سے ایک جانور یہ ہے جو میرے سرپر موجود اور
مسلط ہے اسنکی ساتھ ہی یعنی اوسی لحظہ اوس مرغ نے ایک سنگریزہ جو منقار مین لئے
تہا اوسکی سرپر چہوڑا اور وہ شخص فوراً نجاشی کی سامنے ہلاک ہوا اس حال کو دیکہ

کرو نجاشی کی دلپر نہایت اثر عبرت کا ہوا بیت نوشت خامہ تقدیر برجریدہ

وہ خطی کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار یہ تنہا قصہ اصحاب فیل کا۔

قرآن شریف مین اکثر مقامات پر لفظ اصحاب کا مثل اصحاب السعیہ و اصحاب الجحیم

و اصحاب النار و اصحاب الصراط اور اصحاب المیمنہ و اصحاب المشامہ و اصحاب الجنۃ

و اصحاب الیمین و اصحاب الشمال کے آیا ہی مگر کوئی قصہ خاص اونکے لئے کسی تفسیر مین

نہین ہے اسوجہ سی اونکو نہین لکھا ہی ان مقامات پر مضاف

مضاف الیہ یا صفت موصوف کے طور پر حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے فقط

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

تمت

کتبہ ہیچمدان میرزا علیجان کاتب متوطن لکھنؤ بہ پریس فیاض گریز نوابعلی صاحب

غلط نامہ کتاب تحفۃ اللبیب فی فضل الاصحاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	ثواب عقاب	ثواب و عقاب
۲	۲	بے پردہ	بی پردہ
۳	۷	اتباع شریف	اتباع شرع شریف
۳	۱۵	مدارک الزیل	مدارک التنزیل
۱	۳	اسلمھم	و اسلمھم
۳	۹	دریا کی متعدد قریب	دریا کی قریب متعدد
۵	۱	کہا جب کہ	جبکہ
۵	۳	اونکو نصیحت	اونکو جو نصیحت
۶	۸	ایتہ	آیتہ
۱۷	۶	کے صیحہ	کے کر صیحہ
۲۱	۱۵	جوش	جوششاد
۲۳	۸	مَنّ	ممّن
۲۳	۸	گذا یا	گذا یا
۲۴	۱	ٹھہرجاو	ٹھہر جاؤ
۲۴	۴	یادین	یا و دین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۳	خاریہ	غاریہ	۵۷	۲	یہانتک	یہانتک کہ
۲۷	۲	کُولَبَیتَ	بُولَبَیتَ	۵۸	۴	دورنواس	دو نواس
				۵۹	۱۰	ایک شہر	ایک شیر
۲۷	۲	غیرسے	غیرسے ہی	۵۹	۴	بارتعالے	باری تعالے
۳۱	۹	واسطے خرید	واسطے طعام خرید	۶۲	۸	کثرت بشدت	کثرت و شدت
۳۲	۱۴	جوخداکی	جسطرح خدانے	۶۲	۱۲	لائے اور	لائے
۳۳	۸	جبریل	جبرئیل	۶۳	۳	اسی شوق	اسیر شوق
۳۳	۱۴	لَنَتَخِذَنَّ	لَنَتَّخِذَنَّ	۶۶	۱۵	اوسکے	اوسکے کے
۴۱	۸	مِنہُمْ	مِنْھُمْ	۶۷	۳	گرہ کہ	گروہ کہ
۴۵	۶	مددگاری	مددگاری کے	۶۷	۱۵	مشاہ	مشاہدہ
۴۶	۱۲	دوسرے سر	دوسرے دن کو	۶۸	۳	اصحاب السعیہ	اصحاب السعیر
۵۳	۱۴	بہیجاے	بہیجا ہے	۶۸	۴	اصحاب الصراط	اصحاب الصراط
۵۴	۱۰	طائِر	طَائِرٌ				
۵۴	۱۰	آئِن	آیِنْ				
۵۴	۱۰	مسرفون	مُسْرِفُونَ				
۵۵	۲	دوغریب	دوغریب				
۵۵	۷	گئے تھے	گئے				

۱۸ ۲۹۷۶ ب-ت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

ب ۔ ت
۲۹۷۶۱۸

باقر حسن

تحفۃ الاحباب

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ